۷۸۶

الصراط المستقیم الی جنات النعیم

مؤلفہ

فاضل نوجوان و سیدالشان حضرت مولانا سید محمد حسینی صاحب

امجد اشرفی مولوی عالم ناگپور یونیورسٹی

و

مستند

جامعہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارکپور ضلع اعظم گڈھ

(یو۔پی)

ولی عہد سجادہ نشین آستانہ شمسیہ رائچور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی من کان نبیا وادم بین الماء والطین وعلی الہ وصحبہ الی یوم الدین ۔ اما بعد اس کفر وارتداد اور الحاد و زندقہ[1] کی کثرت کے دور میں وہابی نیچری (وہابیہ ومباحیہ اور نیا چرہ) سنیت کے دعوے کیساتھ اہلسنت وجماعت میں وہابی ومباحی اور نیچری ارتداد لا رہے ہیں جسکی خبر حضرت مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سورۂ نصر کے نازل ہونے پر دی اور فرمایا سیخرجون منہا افواجا کما دخلوا افواجا یعنی عنقریب اس سے فوج در فوج خارج ہونگے جیسا کہ فوج در فوج داخل ہوئے اس حدیث مبارک کے تحت اعلیٰحضرت مجدد مأتہ حاضرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں یہ وہی وقت ہے ایک ملعون کفر بکتا ہے اور ہزار اس کے پیچھے اسلام چھوڑ کر مرتد ہو جاتے ہیں (حیات اعلیٰحضرت جلد اول ص ۲۸۶)

یہ عوام اہلسنت وجماعت کی غفلت اور ان کے حق و باطل کے معیار سے ناواقف ہونے اور وہابی دیوبندی اور نیچری تعلیم پانے کا نتیجہ ہے جہاں میں ارتداد پھیل رہا ہے اور مسلمان گھٹ رہے ہیں اپنے دینی بھائیوں عوام اہلسنت کو اس فتنہ سے بچانے کے سلسلہ میں یہ رسالہ الصراط المستقیم الی جنت النعیم سوال و جواب کے طرز پر تحریر کرتا ہوں

سوال اول[1] ۔ ہماری کتاب قرآن مجید غیر منسوخ اور اگلی کتابوں کی طرح تحریف سے محفوظ ہے پھر اسلام میں گمراہ فرقے پیدا ہونے کی کیا وجہ ہے ۔

---

[1] زندقہ اس کفر کو کہتے ہیں جس کا کفر میں کوئی مستقل دھرم نہو (تیسیر القاری جلد ششم ص ۲۲۳) امجد

جواب[1] ۔ گمراہی کے سبب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفٰسقین ۔ سورۂ البقرہ رکوع سوم ۔ اسی سے اللہ تعالیٰ بہتیروں کو گمراہ کرتا ہے اور اسی سے بہتیروں کو ہدایت فرماتا ہے اور اس سے گمراہ کرتا ہے جو بے حکم ہیں (ترجمہ رضویہ)

سوال دوم[2] ۔ اس محل میں فاسقین سے مراد کون لوگ ہیں ۔

جواب: ۔ اس محل میں فاسقین سے مراد وہ لوگ ہیں جو طریق الہدیٰ سے خارج ہیں طریق الہدیٰ سے خارج ہونے والے کو اللہ تعالیٰ گمراہ کرتا ہے یہ فاسق دیدہ و دانستہ حق کا انکار کرتا ہے اور حق کو باطل جانتا اور اہل حق سے تمرد کرتا ہے اور ہدایت اس کے حق میں غذائے مقوی کی مثل ہے جو اس کے فاسد مادے کی وجہ سے اس کے فساد کا موجب ہے اسی معنی پر اللہ تعالیٰ کے قول یضل بہ کثیرا میں اشارہ ہے اس فسق کو فسق جحودی کہتے ہیں (نور الایمان بتفسیر القرآن سورۂ آل عمران رکوع ۱۲)

فاسق عملی وہ ہے جو امر حق کو بجا نہ لائے اور کبیرہ کا مرتکب اور صغیرہ پر مصر ہو یہ فاسق اہلسنت وجماعت کے پاس مسلمان ہے ۔ مگر گنہگار اُس کے حق میں قبول شفاعت کی امید رکھنی چاہئے اور اُس کے مرنے کے بعد اسلامی طریقہ پر اسے غسل دینے اس کے جنازے کی نماز پڑھنے اور درود و صدقات سے اس کی مدد کرنے کو لازم جاننا چاہئے (تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ ص ۱۴۲/۱۴۳ ۔ حقائق القدر ص ۴۲/۴۳) یہ امام الوہابیان ہند وہابیہ دیوبندیہ اور غیر مقلدین کا سنی عقیدہ ہے جس کا وہابیت میں انکار ہے ۔

سوال سوم[3] ۔ فسق جحودی کن اسباب سے پیدا ہوتا ہے ۔

جواب[3] ۔ فسق جحودی جہل مرکب اور قساوت سے پیدا ہوتا ہے حقائق القدر ص ۴۲ میں ہے وہ فاسد المزاج ہے اور وہ اصلا علاج پذیر نہیں ہے کیونکہ وہ جہل بسیط سے جہل مرکب میں چلا گیا ہے وہابیت اور نیچریت کے حادث ہونے کے پہلے جو فاسق ہوتے تھے وہ جہل بسیط

والے ہوتے تھے یعنے وہ عملی فاسق تھے اور انھیں اپنے جہل کا اقرار ہوتا تھا اور وہ دین کے خلاف بے باکی و خود رائی اور اپنے گھر کے بزرگوں کے خلاف سرکشی اور تکبر کے جرائم میں گرفتار نہیں تھے وہابیت اور نیچریت کے حادث ہونے کے بعد جو فاسق پیدا ہو رہے ہیں وہ فسق جحودی والے کثرت سے پیدا ہو رہے ہیں جس سے وہ بالطبع کفر و ارتداد کی طرف مائل اور اسلامی سنی عقائد کے انکار میں بیباک ہیں وہابیت اور نیچریت کے عام ہونے کی ایک بنیادی وجہ فسق جحودی ہے کیونکہ عادت کا خبث اور طبیعت کی قباحت دونوں کفر و بد دینی کی طرف کھینچتے ہیں (حدیقہ ندیہ جلد دوم صفحہ ۲) اور قساوت سے ادب و خیر کے حاصل کرنے کا ملکہ دل سے نکل جاتا ہے اور دل وعظ و زجر سے قبائح سے باز نہیں آتا (الایضاح صفحہ ۱۰۹) اور جہل مرکب سے جاہل ہیں اپنے جہل کا اعتراف نہیں ہوتا اور وہ اپنے آپ کو عالم یا معاملہ فہم تصور کرتا ہے۔

س ۔ آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند ؛ در جہل مرکب ابدا لدہر بماند۔

اور وہ روحانی اطبا سے جو قلب کے امراض جانتے ہیں اپنا علاج نہیں کرتا نہ ان کے قول کو قبول کرتا ہے اور نہ ان کی تصدیق کرتا ہے (حدیقہ ندیہ جلد اول صفحہ ۲۷۲)

قساوت سے جس طرح فسق جحودی پیدا ہوتا ہے اُس طرح فجور بھی پیدا ہوتا ہے حقائق القدر صفحہ ۲۶ میں ہے فاسق سے لوگ خوف نہیں کرتے کیونکہ اُس کا فسق اس کی ذات تک ہی محدود ہوتا ہے اور فاجر سے لوگ اس کے خبث نفس سے بچنے اور اپنے ایذا دیئے جانے کے ڈر سے مدارا کے ساتھ پیش آتے ہیں فاجروں میں سے ہر ایک مقام میں ان کا ایک ایک سرغنہ ہوتا ہے جو ان کی مدد سے شرفاء اہلسنت اور فساق غیر فاجر پر ظلم کرتا ہے۔ فاجروں کے احکام میں ہر اُس عاصی سے اللہ تعالیٰ کے لئے بغض رکھنا یعنے اُس سے اختلاط نہ کرنا اور اُس سے راضی نہ رہنا ضروری ہے جس کی معصیت متعدی ہے بخلاف اُس عاصی کے جس کی معصیت متعدی

نہیں ہے کیونکہ اُس میں دوسروں کا ضرر نہیں ہے (حدیقہ ندیہ جلد دوم صفحہ ۲۶)

حدیث مبارکہ میں ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس سب سے برا آدمی وہ ہے جسے لوگ اُس کے شر سے بچنے کیلئے چھوڑ دیں (بخاری کتاب الادب) اسمیں فاجر و بد دین اور مرتد داخل ہیں ان حقائق سے یہ چیز ثابت ہوئی کہ مخالفین اسلام و سنیت اور خصوصاً شمسہ میچریوں کا قرآن و حدیث سے استدلال کرنا یضل بہ کثیراً کی روشنی میں حجت نہیں ہے۔

سوال چہارم ۔ اُس شخص کی کوئی نشانی بتا دیجئے جس سے ہم فسق جحودی میں گرفتار کو پہچان لیں۔

جواب ۔ جو شخص فسق جحودی کے لوث سے آلودہ ہے وہ خیر میں سے اسی چیز کو مانتا ہے جو اُس کی ہوائے نفس کے موافق ہے اور اس چیز کو نہیں مانتا جو اس کے نفس کے خلاف ہے (مجالس الابرار صفحہ ۲) یہی فسق گمراہی کا دروازہ ہے اور اسی دروازے سے آدمی کے قلب میں کفر و ارتداد اور بد دینی داخل ہوتی ہے یہ فاسق کفر سے خوف نہیں کرتا حدیقہ ندیہ جلد دوم صفحہ ۲۸۳ میں ہے خوف ایمان کی شرط ہے۔ خوف نہ ہونے کی وجہ سے وہ کفر کے ارتکاب میں بے باک ہوتا ہے اور کفر سے توبہ نہیں کرتا۔

سوال پنجم ۔ ان حقائق سے ہمیں یہ چیز معلوم ہوئی کہ گمراہی سے بچنے کے لئے طریق الہدیٰ پر چلنا ضروری ہے اب یہ بتایئے کہ طریق الہدیٰ کونسی راہ ہے۔

جواب ۔ طریق الہدیٰ کے بیان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ چلا ہم کو سیدھا راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ اُن کا جن پر

تیرا غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا (ترجمۂ رضویہ) تفسیر خزائن العرفان میں ہے جن
امور پر بزرگان دین کا عمل رہا ہو وہ صراط مستقیم میں داخل ہے تفسیر یعقوب چرخی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ میں ہے سورۂ فاتحہ کا پڑھنا ہر ایک رکعت میں اس لئے واجب ہوا کہ
بندے کو چاہئے کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کے عاشقوں (اولیاء کرام و مجتہدین عظام)
کی راہ طلب کرے ان کے عقائد اور اخلاق پر رہنے کی توفیق طلب کرے تاکہ
(دنیا و آخرت میں) اس کا الحاق ان سے ہو حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ
اپنے رسالہ تفسیر سورۂ فاتحہ میں فرماتے ہیں ان کی راہ چلا جن کو ہر ایک حال میں شریعت
کی رعایت کرنے کی نعمت سے مشرف کیا اور جنھیں فیوض مشاہدات ہر ایک آن میں
پہنچتے ہیں اور جو اوامر کے امتثال اور نواہی کے اجتناب میں فرائض و واجبات اور
آداب کو ہر وجہ کمال بجالاتے ہیں اور مغلوب الحال نہیں ہوتے حضرت شیخ
عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح فتوح الغیب ص ۲۸ میں فرماتے ہیں
اولیاء و ابدال جو صراط مستقیم کے سالک ہیں اَنعَمتَ عَلَیھِم میں ان کی جانب اشارہ
ہے مغضوب علیہم نفس و ہویٰ میں گرفتار بعد و حرمان والے ہیں اور
ضالین سے مراد وہ لوگ ہیں جو صراط مستقیم کے سلوک کا ارادہ کرتے ہیں اور یکایک
نفس و شیطان کے وسوسے سے دائیں بائیں جاتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ فسق
و بدعت و کجروی میں گرفتار مغضوب علیہم میں داخل ہیں کیونکہ وہ اہل عناد و مکابرہ
ہیں اور صراط مستقیم کے سلوک کا ارادہ ہی نہیں کرتے شیطان نفس کے ذریعہ سے ہی
آدمی پر قابو پاتا ہے شمائم الاتقیاء ص ۲۲۹/۲۳۰ میں ہے کفر ابلیسی نفس سے تعلق رکھتا ہے
اور کفر نفس اپنی ہویٰ سے اس سے معلوم ہوا کہ اسلام و سنیت پر استقامت پانے

کے لئے نفسانی اخلاق ذمیمہ سے پاکی حاصل کرنا اور اخلاق الٰہیہ سے متصف ہونا ضروری
ہے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رسالہ تنویر القمر میں فرماتے
ہیں ذمائم دل کو مکدر اور ساحت سینہ کو تنگ کر دیتے ہیں ذمائم سے پاکی حاصل کرنے کے سلسلہ
میں حضرت والد محترم و مرشد گرامی مدظلہ کی تصانیف اشرف الاخلاق ۔ الاخلاق المرضیہ
دیکھو اور جو معاملہ پیش آئے اس میں ہر ایک بطلان و فساد اور مکروہ سے احتراز
کرتے رہیں جن کے جاننے کا مقام فقہ ہے (الطریقۃ المحمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ
والتحیۃ جلد دوم ص ۲۱۲) اخلاق حسنہ کسب کرنے کا طریقہ یہی ہے جو آپ نے ابھی پڑھا ہے۔

نفس کا فر کیش را برخویشتن سلطاں مکن
دشمنست او ہرچہ فرماید بتو کن آں مکن

سوالِ ششم ۔ اس تفصیل سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اسلام میں اجماع صالحین
طریق الہدیٰ ہے جس کے خلاف قدم اٹھانے پر مسلمان گمراہ ہو کر کافر و مرتد اور بددین
بن جاتا ہے اس سلسلہ میں ہمارے لئے اجماع کے اور دیگر دلائل بیان کیجئے۔

جوابِ ۔ اجماع کے دلائل میں سے پہلی دلیل آپ نے پانچویں سوال کے جواب میں
پڑھ لیا ہے اس سلسلہ میں دوسری دلیل یہ ہے ۔

دوسری دلیل ۔ کَذٰلِکَ جَعَلنٰکُم اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُونُوا شُھَدَآءَ
عَلَی النَّاسِ (پ۲ بقرہ ع ۱۱) ہم نے کیا تمھیں سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر
گواہ ہو (ترجمۂ رضویہ) تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ ص ۵۲۲/۵۲۳ میں ہے اجماع میں مجتہدین
متدین کے قول کا اعتبار ہے (جو اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچانے میں غیر حق کو ابد سے
دل میں جگہ نہیں دیتے ۔ (حدیقہ ندیہ جلد دوم ص ۹۲) ان کے غیر کا نہیں بہرحال ان کا اجماع

خطا پر ممکن نہیں ہے ورنہ یہ امت خیار اور عدول نہیں رہیگی اس امت اور اگلی امتوں
میں کوئی فرق نہ رہیگا یہ ایک عظیم شرف ہے جو اس امت کو ہیئات اجماعیہ پر عطا کیے
جس طرح پیغمبر کا حکم خطا سے معصوم اور واجب القبول ہے اُسی طرح اس امت کا
حکم اجتماع پر خطا سے معصوم اور واجب القبول ہے تفسیر احمدی جلد اول ص۳۰ اور تفسیر
مدارک جلد اول ص۲۷ میں ہے (احناف کے امام العقائد) حضرت امام ابو منصور ماتریدی
رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس آیت سے اجماع کے حجت ہونے پر استدلال کیا اس سے
ثابت ہوا کہ اجماع صراط مستقیم ہے۔

تیسری دلیل كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ط سورہ آل عمران رکوع ۱۲ یعنے تم بہتر ہو ان تمام امتوں
میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو[1] توضیح وتلویح ص۵۳۰

---

[1] وہابی اپنے صلح کلی زندقہ والحاد کو چھپاتے ہوئے اولیا کرام پر یہ افترا کرتے ہیں کہ ان حضرات کے پاس کفر واسلام اور کافر ومومن یکساں ہیں اس افترا کا رد وہ آیت کریمہ کرتی ہے جو اس حاشیہ کا متن ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے اس کلام میں اولیا کرام اور مجتہدین عظام کا وصف معروف کی اشاعت اور منکر کا ازالہ کرنا بیان کیا ہے اس قرآنی شہادت سے وہابیوں کا وہ قول مردود ثابت ہوا شمائل الاتقیا ص۳۰ میں ہے جو حضرت شیخ رکن الدین کاشانی رحمتہ اللہ تعالیٰ کی تصنیف ہے جو حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی قدس سرہٗ کے پروتے خلیفہ ہیں صوفیہ کرام کلام ربانی کے اقتضا پر کل من عند اللہ پر معتقد ہیں جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کئے ہوئے ہے اس رو سے وہ ذائم اور کفر ظاہر و باطن پر معترض نہیں ہیں اور اپنی نظر اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادت و قضا و قدر اور اس کے حکم پر رکھتے ہیں اگر صاحب عیب پر نظر رکھیں تو مشرک بن جائیں گے کیونکہ وہ ان ذائم کا خالق نہیں ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم پر صاحبان عیب کی تنبیہ کرنا واجب ہے ورنہ شرائع میں خلل آئے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كُنْتُمْ

خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ الآیۃ انتہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوا دِينَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ
وَالْكُفَّارَ أَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ سورہ مائدہ
رکوع ۹ یعنے اے ایمان والو جنھوں نے تمھارے دین کو ہنسی کھیل بنا لیا ہے وہ
جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور کافروں میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ اور اللہ سے
ڈرتے رہو اگر ایمان رکھتے ہو (ترجمہ رضویہ) خزائن العرفان میں ہے اسلام کے
دعوے کے ساتھ کفری عقیدے رکھنا دین کو ہنسی کھیل بنانا ہے (اس میں تمام مرتدین
منافقین داخل ہیں) حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہٗ ترجمہ آداب المریدین ص۵۷ میں فرماتے
ہیں جس کام پر محدثین وفقہا کا اجماع ہے صوفیہ کرام اُن کے اُس اجماع میں شریک اور
اُس پر معتقد ہیں انتھی بد دینوں سے موالات نہ کرنے پر اجماع منعقد ہے مجالس ابرار
ص۲۳۹ میں ہے بیشک تمام صحابہ و تابعین و تبع تابعین اور علماء اہلسنت بد دینوں کی عداوت
اور ان کے چھوڑ دینے پر متفق ہیں الجام فی نم العوام ص۲۷ میں ہے تمام امت اس بات پر متفق
ہے کہ بد دینی کی برائی بیان کی جائے اور بد مذہب کو جھڑکا جائے اور عتاب کیا جائے
اور ایسا کرنا بطور ضرورت اور یقین کے شریعت سے ثابت ہے۔ اس سے ثابت ہوا
کہ بد دینوں سے اجتناب کرنا اور ان سے موالات نہ کرنا اور ان کے منکر کا ازالہ
کرنا ضروریات دین سے ہے بد دینوں سے موالات کرنا اور منکر کے ازالہ کو آزار جاننا
مباحیوں کا نفسانی تصوف ہے حضرت جامی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ سلسلۃ الذہب میں
فرماتے ہیں ؎ منکر آمد بہ پیش او معروف ؛ شد بمنکر عنان او مصروف ؛
از علامات عقل و دین عاری ؛ مذہبش حصر در کم آزاری ؛ نیست درویشی اینکہ زندقہ است ؛
نیست جمعست[1] اینکہ تفرقہ است یعنے مباحی کے پاس معروف منکر ہے اور منکر معروف
مباحی اسلام و سنیت کے اصول و ضوابط سے جاہل اور عقل معاد سے محروم ہے
جس کی وجہ سے وہ معروف کی اشاعت اور منکر کے ازالہ کرنے کو آزار جانتا ہے
اور اسی پر اس کا حصر محدود ہے اے مباحی تیرا منکر کو معروف جانتے ہوئے اس کے
تغیر کرنے کو آزار جاننا اور تیرا اُس سے باز آنا کفری دفتر کا دیباچہ ہے جس سے تمام
اقسام کے کفریات سے الفت پیدا ہوتی ہے اور وہ تصوف اور ولایت نہیں ہے بلکہ زندقہ ہے

---

[1] اصطلاح تصوف میں مقام جمع سے مراد درجہ ولایت ہے اور تفرقہ سے مراد غیر ولایت کا درجہ ہے۔ امجد

یعنی مجموعہ کفر ہے اسی مباحیت کے رد میں حضرت سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ؎

طریقت بجز خدمت خلق نیست ٭ بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

اس سے ثابت ہوا کہ اسلامی تصوف وہابیوں کے افترا سے پاک و بری اور اسلام و سنیت کا زبدہ ہے وہابیوں نے مباحیت میں صلح کلی زندقہ دیکھکر صلح کلی زندقہ کے پھیلانے کے لئے صلح کلیت ہی کو تصوف قرار دیا اور اس مکر سے وہ صلح کلیت کی اشاعت کرنے لگے ولایت درجہ کی حقیقت میں شمائل الاتقیا میں آیا ہے ؎

آنانکہ رضاء حق بجاں می جویند ٭ در راہ رضاء او بسر می پویند
ہر یک ہماں آں کند کہ حق فرماید ٭ حق نیز ہماں کند کہ ایشاں گویند[1]

ولایت کا درجہ امت میں وہ بلند و بالا درجہ ہے جو فسق سے محفوظ ہے ایسے پاک درجہ میں کفر و زندقہ کا داخلہ بتانا تلبیس کا بدترین درجہ ہے تمہید ابو شکور سالمی ص۱۸ میں ہے جو گناہ عدالت کو ساقط کرتا ہے ولایت کے زوال کو واجب کرتا ہے۔ اور فاسق کا ولی ہونا جائز نہیں ہے جس درجہ میں فسق سے حفاظت ہے اُس درجہ میں کا داخلہ بتاکر وہابیوں نے در پردہ اولیاء کرام کو کافر و زندیق کہدیا کیونکہ کفر کی پسندیدگی بھی کفر ہے (شرح فقہ اکبر) امجد

بسلسلہ نمبر صفحہ ۸

بیشک امت صالحین خیر الامم نہیں ہیں اس لئے کہ ان کا وصف اللہ تعالیٰ کے قول میں تَامُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ آیا ہے جب وہ کسی امر پر کسی چیز پر اجماع کرلیں تو وہ چیز معروف ہے اور جب وہ کسی چیز سے منع کریں تو وہ چیز منکر ہے تو ان کا اجماع حجت ہے۔

چوتھی دلیل يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا كُوْنُوا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ۝

[1] اولیاء کرام کی طلب کو اللہ تعالیٰ بلا تاخیر کے بعینہ عطا فرماتا ہے عوام اہلسنت کو یہ درجہ حاصل نہیں ہے اس لئے ہم اہلسنت اپنی حاجت برائی میں اولیاء کرام سے مدد طلب کرتے ہیں تاکہ اپنا مقصد بلا تاخیر کے بعینہ حاصل ہو۔ دیکھو شمس العقائد ص ۵۷/۵۸ ۔ امجد

سورۂ توبہ رکوع ۱۵ ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کیساتھ ہو۔ (ترجمۂ رضویہ) خزائن العرفان میں ہے اس آیت سے ثابت ہوا کہ اجماع حجت ہے کیونکہ صادقین کیساتھ رہنے کا حکم فرمایا اس سے ان کے قول کا قبول کرنا لازم آتا ہے۔

نور الایمان تفسیر القرآن میں ہے معلوم ہوا کہ جس فرقہ میں اولیاء اللہ ہیں وہی فرقہ حق ہے کہ یہ صادقین کا فرقہ ہے اُس ہی شاخ میں پھل پھول لگتے ہیں جس کا تعلق جڑ سے قائم ہو اور وہ فرقہ اہلسنت وجماعت ہے دیکھو بنی اسرائیل میں ہزارہا اولیا پیدا ہوئے مگر جب ان کا دین منسوخ ہوگیا ولایت بند ہوگئی۔ شرح رسالہ قشیریہ از حضرت خواجہ بندہ نواز قدس سرہ ص۲۳۶ میں آیا ہے جو شخص اپنی ہوائے نفس سے جدا ہوکر کتاب وسنت اور معتقدات صحابہ رضی اللہ عنہم پر معتقد ہے اُس شخص کو صادق کہتے ہیں (انھیں حضرات کو اولیاء اللہ کہتے ہیں جنکا قدم صدق میں مضبوط ہے)

اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد اول ص۱۲۱ میں ہے مشائخ صوفیہ اسی مذہب پر تھی جیسا کہ ان کی معتمد کتب سے ظاہر ہے کتاب تعرف میں جو صوفیہ کرام کی معتمد ترین کتاب ہے جو عقائد صوفیہ بیان کئے ہیں جن پر اجماع قائم ہے وہ تمام عقائد اہلسنت وجماعت کے عقائد ہیں بلا کسی کمی وبیشی کے اس سے ثابت ہوا کہ اہلسنت وجماعت کے سوا بقیہ فرقہ اہل باطل سے ہیں۔ کیونکہ ان میں اولیا نہیں آئے ؎

اولیاء آئے نہ جس ملت میں ہوں ٭ اُس بری ملت پہ لعنت کیجئے

اس سے اجماع صالحین کی اہمیت معلوم ہوئی کہ اولیاء کرام بھی گمراہی سے بچنے اور ولایت کے درجے سے ساقط نہ ہونے کے لئے اجماعی عقائد پر معتقد اور اجماعی اعمال پر عامل ہوتے ہیں آج ان اولیاء کرام کی اولاد میں سے ایک بڑی تعداد مباحیت

اختیار کرکے اجماع کی مخالفت سے کفر و ارتداد میں بیباک بنی ہوئی ہے۔
ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا۔ اس مباحیت میں رفاعی و مداری و جلالی
اور ملنگ نام سے بنے ہوئے فقیر اور سیاحی مشائخ کے بنائے ہوئے بانوا فقیر
بھی شامل ہیں مباحیت کی حقیقت سے واقف ہونے اور اپنے دامن سنیت
کو اباحت کے لوث سے پاک رکھنے کیلئے حضرت والد محترم و مرشد گرامی مدظلہ
کی تصانیف الکلام المفید فی سند سبحۃ المریدیۃ الغوثیۃ السعیدیہ، اثبات خلافۃ المرید دیکھو۔

پانچویں دلیل۔ وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى
وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ
مَصِيْرًا ۔ سورہ نساء رکوع ۱۷ ، یعنے اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے
کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا چلے ہم اسے اس کے حال پر
چھوڑ دیں گے اور دوزخ میں داخل کرینگے اور کیا ہی بری جگہ پلٹنے کی (ترجمہ رضویہ)
تفسیر مدارک جلد اول ص۱۹۵ میں ہے یہ آیۃ کریمہ دلیل ہے اس بات پر کہ اجماع
حجت ہے اور اس کی مخالفت جائز نہیں ہے جیسے کتاب و سنت کی جائز نہیں ہے
خزائن العرفان اور جلالین ص۸۶ کے حاشیہ میں ہے طریق المسلمین ہی صراط
مستقیم ہے نور الانوار ص۲۱۸ میں ہے اللہ تعالیٰ نے مومنین کی مخالفت کو مخالفت
رسول کی مثل ٹھہرایا پس ان کا اجماع حجت قطعیہ ہے۔

چھٹویں دلیل۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۔ سورہ
آل عمران رکوع ۱۱ یعنے اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو سب مل کر آپس میں پھٹ نہ جانا
(ترجمہ رضویہ) تمہید ابو شکور سالمی ص۱۸۱ میں ہے اللہ تعالیٰ کے دین سے جدا نہ ہو

اور وہ سنت و جماعت ہے حدیقہ ندیہ جلد اول ص۸ میں ہے اہل کتاب کی طرح دین
حق سے جدا نہ ہو جانا۔ تفسیر خزائن العرفان میں ہے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حبل اللہ اجماع ہے۔ جو شخص اجماع کی مخالفت کرکے کفر و ارتداد
میں چلا جائے وہ اسلام سے خارج اور اسلامی برادری سے نکلا ہوا ہے۔ حدیقہ ندیہ
جلد دوم ص۱۶۷ میں ہے اصحاب مناکیر سے محبت نہ کرنا و ان کے منکر سے راضی نہ رہنا و ان کے
اختلاط نہ کرنا اور ان کے ساتھ مجالست کو ترک کرنا لازم ہے اگر وہ اپنے منکر سے باز نہ آئیں
اشعۃ اللمعات جلد چہارم ص۱۴۱ میں ہے اہل ہوی و بدعت سے دائمی جدائی چاہیئے ان کی توبہ
کا اظہار ہونے اور ان کے حق کی طرف رجوع کرنے تک حضرت ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ
تعالیٰ علیہ کے وصیت نامہ میں ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے لئے دشمنی ہو مثل روافض و خوارج
(وہابی خوارج ہی میں داخل ہیں) اور ان کے مانند دیگر اہل باطل سے موافقت انکے فاسد
عقیدے سے توبہ کرنے تک نہ کریں اگرچہ اپنے باپ یا بیٹے کیوں نہ ہوں۔ صلح کلیت میں
ان احکام اور اس دینی ضرورت کا انکار ہے اور کافران اصلی اور مرتدین منافقین
سے موالات اور ان سے اخوت فرض ہے جو صلح کلیوں کا ایک مستقل کفر ہے۔ ہم
اہلسنت اور اہل مناکیر سے اتحاد کی شرعاً یہی صورت ہے کہ وہ اپنے منکر سے توبہ کرکے
سنی مسلمان بن جائیں اس سلسلہ میں مولوی سید محمد ہاشمی میاں صاحب کچھوچھوی
کی تصنیف "آؤ متحد ہو جائیں" دیکھو۔

ساتویں دلیل:- رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اتبعوا السواد
الاعظم یعنے سواد اعظم کی پیروی کرو اسکی شرح میں اشعۃ اللمعات شرح مشکوۃ
جلد اول ص۱۴۳ میں ہے ترغیب دینا اور برانگیختہ کرنا ہے اس چیز کی اتباع پر جس پر

اکثر علما ہیں ۔ الطریقۃ المحمدیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ جلد ۲ ص۱۶۴ میں ہے اکثر علماء کا قول فتویٰ کے لئے مختار ہے (جو اجماع پر دلالت کرتا ہے) اشعۃ اللمعات جلد اول ص۱۵۱ میں ہے بالجملہ دین اسلام میں سواد اعظم اہلسنت وجماعت کا دین ہے ترجمۂ میزان امام شعرانی قدس سرہ جلد اول ص۱۳۰ میں ہے حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سواد اعظم سے مراد اہلسنت وجماعت ہیں چاہے وہ ایک ہی فرد کیوں نہ ہوں (اجماع پر معتقد اور اسپر عامل ہونے کی وجہ سے) ایسا ہی الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر ص۳۰ میں آیا ہے ۔

آٹھویں دلیل ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائیگی سوا ایک ملت کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا یا رسول اللہ وہ ایک کون فرقہ ہے فرمایا جس میں میں اور میرے صحابہ ہیں ۔ ایک روایت میں آیا ہے بہتر دوزخی ہیں اور ایک جنت میں ہے اور وہ جماعت ہے اس کی شرح میں اشعۃ اللمعات جلد اول ص۱۴۲ میں ہے کلمۂ حق اور اُس چیز پر اجماع کرنے کی وجہ سے جماعت سے نامزد ہے جس پر سلف نے اجماع کیا ہے جو راہ راست پر تھے قطب رانچور حضرت سید شاہ شمس عالم حسینی قدس سرہ المتوفی ۱۲۹۲ھ فرماتے ہیں سواد اعظم اور جماعت سے مراد اجماع صالحین ہے ۔ (القول المفید کلمات قدسیہ) حدیقہ ندیہ جلد اول ص۱۶۱ میں ہے جماعت سے مراد اجماع ہے اور وہ جماعت صحابہ وتابعین وتبع تابعین اور ان کے تبع علماء کی ہے قیامت تک جو تہتر فرقوں میں ناجی فرقہ ہے انتہیٰ ہم پر یہی اعتقاد رکھنا واجب ہے کہ ہم اہلسنت ہی حق پر ہیں اور ہمارے مخالف یقیناً اہل بدعت وناری ہیں (تجرید الشامی جلد اول ص۱۷) جبکہ ضروریات

دین کے منکر نہ ہوں ضروریات دین کے انکار پر وہ اسلام سے خارج اور مرتدین منافقین ہیں دیکھو درمختار وعالمگیری کتاب الوصایا وہ بدعتی جو کفری عقائد رکھتے ہیں بمنزلہ مرتد کے ہیں ۔ صلح کلیت میں کفر وارتداد سے بچنے کے اس حقانی واسلامی عقیدہ کے خلاف مرتدین منافقین مدعیان اسلام کو بھی اہل حق اور مسلمان مانا جاتا ہے جو الحاد وزندقہ ہے ۔

ان دلائل سے ثابت ہوا کہ اجماع صالحین ہی صراط مستقیم ، طریق الہدیٰ ، حبل اللہ سبیل المومنین ، معروف ، راہ مسلوک وسواد اعظم اور جماعت ہے جو حق وباطل کی کسوٹی ہے صراط مستقیم کے بیان میں یہ حدیث مبارکہ آئی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچا پھر فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کا سیدھا راستہ ہے اور اُس کے دائیں بائیں اور خطوط کھینچے اور فرمایا یہ مختلف راستے ہیں جن میں سے ہر ایک کے سرے پر ایک شیطان بیٹھا ہوا ہے جو ادھر بلا رہا ہے پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی اَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ (مشکوٰۃ) اس آیت کا تکملہ یہ ہے وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ سورۂ انعام رکوع ۱۹ یہ ہے میرا سیدھا راستہ تو اسپر چلو اور اور راہیں نہ چلو کہ تمھیں اُس کی راہ سے جدا کردیں گی (ترجمہ رضویہ) جس کا نقشہ یہ ہے صراط مستقیم ۔ اس کی تشریح گلشن راز میں ہے ؎

میانہ راہ صراط مستقیم ست ٭ زہر دو جانبش نغر جحیم ست

صراط مستقیم

اہلسنت وجماعت

حضرت غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں صدیقین اور صلف کے طریقہ پر چلو یعنے

اجماع صالحین پر چلو (منافقین (مدعیان اسلام) کی پیروی نہ کرو کہ یہ منافق دائیں بائیں چلے (ملفوظ کبیر جلد چہارم صـ۵۲) جو نقشہ سے ظاہر ہے۔ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں حجۃ اللہ البالغہ مترجم جلد اول صـ۲۶۰ میں ہے فرقہ ناجیہ وہ ہے جو تمام عقائد واعمال میں کتاب وسنت اور جمہور صحابہ وتابعین کے اجماع سے اخذ کرتا ہے فرقہ غیرناجیہ وہ ہے جو سلف کے عقیدہ کے خلاف کوئی عقیدہ رکھے۔ اسلامی اتحاد اور اخوت کی یہی حقیقت ہے کہ ہر ایک مسلمان صراط مستقیم پر رہے جو اس حدیث مبارکہ سے ظاہر ہے جو دائیں بائیں چل رہا ہے وہ اسلامی اخوت سے خارج ہے اس کے خلاف عقیدہ رکھنا اور دائیں بائیں چلنے والوں کو اسلامی اور سنی برادری میں داخل کرنا صلح کلی زندقہ ہے :: دہریوں کے فتنوں میں سے ایک فتنہ ہے۔

صراط مستقیم سے گمراہ کرکے کافر ومرتد بنا دینے کا شیطان نے عہد کیا ہے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ سورۂ اعراف رکوع دوم میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر ان کی تاک میں بیٹھوں گا (ترجمۂ رضویہ) اس سے معلوم ہوا کہ اہلسنت کو اجماع صالحین سے جدا کرکے کافر ومرتد اور بددین بنا دینا شیطان کا خاص کام ہے اور وہی کام انسی شیاطین مرتدین منافقین کا بھی ہے اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ ط سورۂ توبہ رکوع ۹ منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں برائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں (ترجمہ رضویہ) حضرت مولانا محمد ابراہیم رضا خانصاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں صراط مستقیم اور معروف کا منکر ہی معروف کا انکار کرتا ہے جو راہ غیر مسلوک (غیر اجماعی عقائد) کی طرف بلاتا ہے (رسائل اعلحضرت ماہ شعبان ۱۳۸۱ھ)

شرح تعرف جلد ثالث صـ۱۲۷ میں ہے اجماع کا طریقہ جادۂ شرع کی طرح راہ مسلوک ہے جو راہ مسلوک پر ہوتا ہے گمراہ نہیں ہوتا اگر کوئی بددین اس سے جدل[۱] کرے تو اس پر کان نہ دھرے اور جو بدخطرہ دل میں گزرے اس کو معروف (اجماع) پر درست کرے اسی میں صـ۵۸ میں ہے جب بندہ اجماع پر کام کرتا ہے تو دیو اس پر قابو نہیں پاتا (یعنے وہ دیوبندی نہیں بنتا) ہدایۃ الرباتی الی شریعۃ الاحمدیۃ صـ۲۷/۲۸ میں ہے جو باتیں مجتہدین اور ائمہ ملت نے بکمال تحقیق سلفاً خلفاً معتبر رکھیں اور مابہ الامتیاز قرار دیں کہ یہ مذہب اہلسنت وجماعت ہے اور برخلاف اس کا بدعت وضلالت ہے باب عقائد میں کافی ہے اب کوئی بدمذہب خلاف اس کے بیان کرے اور براہ کج فہمی کسی آیت یا حدیث سے سند لائے تو قابل لحاظ نہیں (کیونکہ قرآن وحدیث کا وہی مطلب صحیح ہے جو اجماعاً آیا ہے) اس کے خلاف کے ماننے میں بعض بہ کثیر امانع ہے علما سے صرف اس قدر دریافت کرلیں کہ یہ عقیدہ (جو اس بددین یا مرتد نے بتایا ہے) کتب اہلسنت وجماعت میں مذکور ہے یا نہیں اگر نشان تو واجب التسلیم جو صریح نہ دکھا سکیں تو اس کی بات پر اصلا اعتماد نہ کریں قطب رائچور قدس سرہٗ فرماتے ہیں سنیوں پر بدمذہبوں کا استدلال قبول نہ کرنا واجب ہے (القول المفید۔ کلمات قدسیہ) فصل الخطاب بین الخطا والصواب صـ۳۶ میں ہے عوام کو چاہیئے کہ اول اپنے عقائد کو اہلسنت وجماعت کی کتب کلامیہ پر درست کرلیں[۱] پھر ان کی کتب پر فرض وواجب وسنت ومندوب وحلال ومکروہ اور مشتبہ کو درست کرلیں[۲] گمراہی سے بچنے کے سلسلہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے حضرت والد محترم ومرشد گرامی کی تصانیف القول الوجیز فی بیان

۱؎ اس سلسلہ میں ضمیمۃ العقائد یا بہار شریعت حصہ اول یا ترجمہ تکمیل الایمان کافی ہے ۲؎ اس سلسلہ میں بہار شریعت یا قانون شریعت پڑھیں ۱؎ مجدد کے حکم منصوص کے انکار کرنے کو جدل کہتے ہیں (حجۃ اللہ البالغۃ مترجم جلد اول صـ۲۱۱)

مکاتیب الانجلیز۔ نہج الاخیار الی فضل العلماء والسادات الاطہار دیکھو اہل سنت وجماعت کے عقائد کا علم فرض عین ہے (الطریقۃ المحمدیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ جلد اول ص۹۱) فسق جحودی کی وجہ سے عوام کی اس اکثریت میں اہلسنت کے عقائد معلوم کرنے کا جذبہ مفقود ہو گیا ہے جو فاتحہ کی ادائی پر نہ آپ کو سنی سمجھتی ہے عوام اہلسنت اس ذمیمہ سے پرہیز کریں اور جو اردو پڑھ سکتے ہیں وہ خود پڑھا کریں اور جو نہیں پڑھ سکتے وہ پڑھوا کر اہلسنت کے عقائد معلوم کرتے رہیں۔

سوالِ ہفتم۔ اہل بدعت وہویٰ اور مرتدین منافقین اور اہلسنت وجماعت کے عقائد کا سبب بیان فرمایئے۔

جوابِ اہل بدعت وہویٰ اور مرتدین منافقین کے عقائد کا سبب ہویٰ کا اتباع وعقل پر اعتماد اور رائے پر تکیہ ہے اور اہلسنت وجماعت کے عقائد کا سبب اس چیز پر تمسک کرنا جس پر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور امت کا اجماع تابعین وتبع تابعین اور علماء عاملین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا منعقد ہے اور رائے وہویٰ کو ترک کرنا ہے (الطریقۃ المحمدیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ جلد اول ص ۱۶۱/۱۶۸)

عقائد کاں رہ ارباب سنی ز ہمہ موقوف بر علم لدنی[1]

مقلد وہابی یعنے دیوبندی وہابیوں نے عوام اہسنت وجماعت کی ایک کثیر تعداد کو اہلبدعت وہویٰ کے عقائد کے سبب پر لیجا کر مقلد وہابی بنا دیا ہے جو انہی جماعت سے اہلسنت کیلئے ایک فتنہ بنی ہوئی ہے ان حقائق سے یضل بہ کثیرا کی حقیقت

[1] اس کی شرح سنی عقائد کے سبب میں دیکھو اور اس کی شرح ایمان میں امور غیب کی شرح سے بھی ہوتی ہے جو آیندہ صفحات میں بیان ہو گی مجمع البحرین ص۲۳ میں ہے عقل کو نقل کے تابع رکھیں کیونکہ عقل کو ایمان اور اوامر ونواہی کے اسرار کے ادراک میں کہ علم شرع کے بغیر کوئی راہ نہیں ہے۔ امجد

سامنے آئی کہ گمراہ وہی ہوتا ہے جو اہلسنت وجماعت کے عقائد کے سبب کا تارک اور فسق جحودی میں گرفتار ہے حدیقہ ندیہ جلد اول ص۳۱ میں ہے جو ہدایت طلب کرے اس کے غیر محل میں سنت یا اجماع کا انکار کرے تو اللہ تعالیٰ اسے گمراہ کرتا ہے اور وہ حبل اللہ المتین اور صراط مستقیم ہے لطائف اشرفی کے ساتویں لطیفہ میں اجماع کی حکمت یہ بیان کی ہے حق کو معلوم کرنا اور اس پر قائم رہنا اور باطل کو پہچاننا اور اس سے اجتناب کرنا اجماع کی حکمت ہے جو ہمارے نام اہلسنت وجماعت سے ظاہر ہے یعنے کتاب وسنت اور اجماع والے۔

سوالِ ہشتم۔ اجماع میں فساق وفجار واہل ہویٰ وبدعت اور مرتدین منافقین کا اعتبار ہے یا نہیں ؟

جوابِ۔ اجماع میں فساق وفجار واہل ہویٰ وبدعت اور مرتدین منافقین کا اعتبار نہیں ہے فاسق وفاجر اپنے فسق وفجور کی وجہ سے متدین اور صاحب عدالت نہیں اور وہ مردود الشہادۃ ہیں عالمگیری جلد ثالث ص۲۰۹ میں ہے تمام امت اس بات پر متفق ہے کہ کبیرہ میں اعلان شہادت کا مانع ہے صغیرہ میں اگر وہ اس فسق میں معلن ہو جو شنیع ہے جس سے لوگ اسے فاسق کہیں تو اس کی شہادت قبول نہ ہوگی مجالس الابرار ص۱۳۱ میں ہے فسق سے تہمت پیدا ہوتی ہے اور اس سے عدالت جاتی رہتی ہے۔ اور بدعتی لوگوں کو بدعت کیطرف بلاتا ہے اور وہ امت مطلق میں داخل نہیں ہے اس لئے کہ امت مطلق سے مراد اہلسنت وجماعت ہیں ایسا ہی توضیح وتلویح ص۵۲۶ میں آیا ہے اور اتنا زیادہ ہے تعصب یا حمق سے عدالت ساقط ہو جاتی ہے جان لے کہ بدعت دو باتوں سے خالی نہیں ہوتی تعصب یا حمق اگر وہ وافر العقل ہوا اور اپنے اعتقاد کی

قباحت جانے اور اس کے باوجود حق سے مکابرہ کرے تو وہ متعصب ہے اور اگر وہ امر اس کی عقل میں نہیں ہے تو وہ احمق ہوگا جبکہ اس کا حمق غفلت و اضطراب ہونے سے تدبر تامل اور مخالف عقل پر برانگیختہ کرے گا اور ایسا ہی مجنوں اجماع کا اہل نہیں ہے۔ غایۃ التحقیق شرح حسامی ص۲۰۰ میں ہے بد مذہب اپنی بد مذہبی میں غالی ہو جس کے سبب اسے کافر کہنا واجب ہوا تو اجماع میں اسکی مخالفت اور موافقت کچھ اعتبار نہیں خطا سے معصوم ہونے کی شہادت امت کے لئے آئی ہے اور وہ امت ہی سے نہیں ہے گرچہ قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو جیسے کہ امت قبلہ کی طرف نماز پڑھنے والوں کا نام نہیں بلکہ مسلمان کا نام ہے اور یہ شخص کافر ہے اگرچہ اپنی جان کو کافر نہ جانے۔

سوال نہم۔ ایمان و کفر کی حقیقت بیان کیجئے تاکہ مرتدین کے معلوم کرنے میں ہمیں کوئی دقت پیش نہ آئے۔

جواب:۔ ایمان کی حقیقت کے بیان میں شرح عقائد نسفی ص۸۸ میں ہے الایمان هو التصديق بما جاء من عند الله تعالى اى تصديق النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بالقلب فى جميع ما علم بالضرورة مجيئه به من عند الله تعالى اجمالا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے امور کی تصدیق ایمان ہے یعنی اجمالی طور پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر اس چیز کی دل میں تصدیق کرنا جو آپ قطعی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے۔ اس ایمان کی اجمالی تصدیق اور اس کا علم کلمہ طیبہ ہے چنانچہ حاشیہ سندی بر نسائی ص۸ میں ہے کہ لا اله الا الله میں اسلام کے قبول..... کرنے کا اظہار ہے

اس میں دونوں شہادتیں داخل ہیں اس سے مراد ہر اس چیز کی تصدیق ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پاس سے لائے مجالس الابرار ص۹۹ میں ہے کلمۂ شہادت گو مختصر ہے لیکن شرع نے اسے تمام عقائد دینیہ کے قبول کرنے کی دلیل ٹھہرایا ہے شرح عقائد نسفیہ کے حاشیہ سیالکوٹی ص۱۰۱ میں ہے شہادت کیساتھ تلفظ شرع میں ایمان کے قائم مقام اعتبار کیا گیا ہے جبتک اس کا خلاف ظاہر نہ ہو (جب خلاف ظاہر ہوا تو کفر وارد ہوا ہے) مدارج النبوۃ جلد اول ص۲۸۴ میں ہے شہادت کیساتھ تلفظ ایمان کا علم ہوا ہے جیسا کہ پوچھتے ہیں تو کیا پڑھتا ہے کہتا ہے الحمد لله رب العلمين یا الحمد لله الکتاب پڑھتا ہوں جمہور میں مشہور وہ ہے کہ ایمان کی حقیقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی تصدیق ہے جو آپ لائے عقائد تورپشتی باب دوم فصل چہارم میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے متعلق قول مجمل یہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہر ایک کلام و پیام کی تصدیق کرے اور اس میں شک و شبہ کو ذرہ برابر دخل نہ دے اور اس کے ساتھ آپ کی رسالت پر تفصیلی ایمان لانا بھی ضروری ہے تاکہ ایمان مجمل میں جس امر کا اعتراف کر چکا ہے مفصل میں اس کے خلاف نہ ہو۔ حقائق القدر ص$\frac{۲۳}{۲۴}$ و تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ ص۵۸ اور تعلیم الایمان شرح اردو فقہ اکبر ص۳۹ میں ہے ایمان کا وجود ذہنی دو مرتبے رکھتا ہے۔ اول ان غیوب منکشفہ کا ملاحظہ اجمالی کرنا جن پر کلمۂ طیبہ لا اله الا الله محمد رسول الله دلالت کرتا ہے اس ملاحظہ کو تصدیق اجمالی کہتے ہیں دوم ان امور غیبی اور منکشفہ حقائق میں سے ہر ایک فرد کو اس ربط کے ساتھ

جو ان کے درمیان ہے تفصیلی طور پر علیحدہ علیحدہ ملاحظہ کرنا تصدیق تفصیلی ہے ایمان کے وجود لفظی شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اصطلاح شہادتین کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ ہر چیز کا وجود لفظی اُس چیز کے موجود ہوئے بغیر اصلا فائدہ نہیں دیتا اگر ایسا ہوتا تو پیاسے کو پانی کا نام لینا سیراب کرتا اور بھوکے کو روٹی کا نام لینا تسلی بخش ہو سکتا مگر ما فی الضمیر کو بیان کرنا کلام کے بغیر عالم البشری میں ممکن نہ تھا ضروری طور پر کلمہ شہادت کو آدمی کے مومن کہنے میں بڑا دخل دیتے ہیں اور فرمایا کہ میں لوگوں سے لڑنے کے لئے حکم کیا گیا ہوں یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کہیں پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہا مجھ سے اپنا مال اور جان بچائی - امورِ غیبی کی تشریح میں حقائق القادر صـ۲۴ و تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ صـ۸۶ میں ہے غیب وہ چیز ہے جو حواس ظاہری و باطنی سے معلوم کرنے سے غائب ہے مثل ذات و صفات پروردگار و ملائکہ و روز آخرت اور جو کچھ اُس روز موعود میں ہے و تقدیرات الٰہیہ و کتب الٰہیہ ان کی خدائے تعالیٰ سے اضافت کی حیثیت سے اسی طرح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا اسی حیثیت سے ایمان بالغیب ہے مہمات مسائل اعتقادیہ یہی مسائل ہیں[1] جب ان امور کی ان تفاصیل و حقائق کے ساتھ جو قرآن مجید میں آئے ہیں تصدیق کریں تو تقویٰ کا جزء اعظم جو تصحیح عقائد ہے حاصل ہوتا ہے (عقائد کا رہ ارباب سنی ، ہمہ موقوف بر علم لدنی) کی شرح ایمان میں امورِ غیبی کی اس تشریح سے ہوتی ہے ۔

---

[1] جو امنت باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت سے ظاہر ہے [2] ایمان کی اس حقیقت کو یہ حدیث مبارکہ واضح کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا تا وقتیکہ اُسکی ہوائے نفس میرے لائے ہوئے کے تابع نہ ہو جائے (مشکوٰۃ المجد)

ایمان کی اس حقیقت سے کفر کی حقیقت خود بخود سامنے آجاتی ہے الکفر ھو خلاف الایمان فھو عندنا عدم التصدیق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی بعض ما علم مجیئہ بہ بالضرورۃ (شرح مواقف صـ۷۲۲) کفر ایمان کی ضد ہے تو ہم اہلسنت وجماعت کے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عدم تصدیق ہے بعض چیزوں میں جن کو آپ یقینی طور پر لائے - کفر کی دو قسمیں ہیں (۱) کفر اصلی جس میں شروع ہی سے دین اسلام کا انکار ہے جیسے یہود و نصاریٰ و مجوس اور مشرکین کا کفر اصلی ہے (۲) کفر ارتدادی یعنے اسلام کے بعد ضروریات دین کا انکار کرنا اس کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) ارتداد ظاہر یعنے ضروریات کا انکار کر کے کتابی یا مجوسی یا مشرک بن جانا اور اسلام سے بیزار ہو جانا (۲) نفاقی ارتداد ضروریات دین کے انکار کے ساتھ اسلام کا دعویٰ کرنا اور اپنے آپ کو مسلمان سمجھنا (احکام شریعت حصہ اول صـ۲۶) تمہید ابو شکور سالمی صـ۱۰۵ میں ہے جو لا الہ الا اللہ کہے اور کفر سے بیزار نہ رہے تو وہ منافق ہے کیونکہ کفر سے بیزاری صحت ایمان کی شرط ہے اللہ تعالیٰ کے قول سے فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى جو شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اُس نے بڑی محکم گرہ تھامی الزواجر عن اقتراف الکبائر جلد اول صـ۴۲ میں ہے ریا برائی میں متفاوت درجات پر ہے اُس میں سے قبیح تر ریا ایمان میں ہے اور وہ منافقین کی شان ہے اور وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے کے بعد ختم ہو گئے ان کی مثل اس قباحت میں کثیر ہو گئے جیسے تکفیر کردہ بدعت کے معتقدین ایمان کی اس حقیقت کے خلاف ہجریوں نے ایمان کے علم کلمہ طیبہ کے مجرد اقرار کو

ایمان قرار دیا اور کفر کی حقیقت کا انکار کرکے صلح کلی زندقہ اپنے لئے پسند کیا سے باعث تذلیل دیں ہیں دین کے یہ مدعی ؛ کفر ہنستا ہے کہ یہ ہے کیسا ایمان الخباث

سوال نمبر ۳ صلح کلی کس فرقہ کو کہتے ہیں۔

جواب نمبر ۳۔ صلح کلی وہ فرقہ ہے جسمیں ایمان کی حقیقت کے انکار کیوجہ سے ضروریات دین کا انکار کفر ہونا تسلیم نہیں کیا جاتا اور جسمیں دنیا بھر کے ارتدادی اور اصلی کفریات کو اپنا لیتے ہوئے ان کفری دھرموں کے جنتی ہونے کے اقرار کیساتھ ان کے متبعین کو اخوت اور ان سے موالات کرنے کو لازم گردانا گیا ہے اس کفر میں مبتلا کو صلح کلی کہتے ہیں اور یہ کفر الحاد و زندقہ ہے یعنے کفریات کا مجموعہ ہے۔ اس صلح کلی زندقہ کو اسلام و سنیت مٹانے کے لئے گلی برادران (محمد علی جوہر و شوکت علی) نے ۱۳۱۱ھ میں ندوہ کی صورت میں حادث کیا پھر ۱۳۳۸ھ میں خلافت کمیٹی سے یہ متفقہ اعلان کیا کہ خلافت، کمیٹی میں ایک ایسا فیصلہ کیا گیا ہے جو ایثار و رفاقت کی اسپرٹ کو ترقی دیگا۔ بلکہ ایک نئے مذہب کو جو ہندو و مسلمان کا امتیاز موقوف کرتا ہے اور پریاگ یا سنگم کو ایک مقدس علامت بناتا ہے (فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین۔ تحقیقات قادریہ)

یہ صلح کلی زندقہ ہندوستان میں کشمیر سے راس کماری اور بلوچستان سے بنگال تک مسلم لیگ سے جس کا آخری صدر محمد علی جناؔ آغا خانی رافضی رہا ہے جسے صلح کلی قائد اعظم کہتے ہیں اور وہابیوں دیوبندیوں کی جمعیۃ العلماء سے اور سابقہ مملکت نظام میں مجلس اتحاد المسلمین سے عام ہو گیا جس کا صدر اول بہادر یار جنگ مہدوی اور آخری صدر قاسم رضوی لاتوری نیچری رہا ہے۔ اس الحاد کا وہ برا نتیجہ نکلا کہ کثیر در کثیر اور فوج در فوج اہلسنت و جماعت اس الحادی و زندیقی کفر کے قبول کرنے پر اسلام و سنیت سے

ختم ہو گئے اور میرے جون منہا افواجًا کما دخلوا افواجًا کا منظر سنی دنیا نے دیکھا صلح کلی زندقہ کو اس طرح عام کرنیکے کے بعد اخباروں، رسالوں، درسی غیر درسی کتابوں، تقریروں، کمیٹیوں و جلسوں اور جلوسوں کے ذریعہ وہابی صلح کلی الحاد کے پھیلانے میں آج تک مشغول ہیں اب سابقہ طریقہ پر منظم طور پر اس الحاد کے پھیلانے کے لئے مجلس مشاورت میدان میں آئی ہے۔ اس مجلس کی طرف سے شائع شدہ اپیل میں عتیق الرحمن صدر جمعیۃ العلماء دیوبندیہ و نائب صدر مجلس مشاورت و ابوالحسن علی ندوی دیوبندی ذمہ دار تبلیغی جماعت وہابیہ دیوبندیہ و منظور دیوبندی صدر تبلیغی جماعت وہابیہ دیوبندیہ و محمد اسمٰعیل مدراسی صدر (مردہ) مسلم لیگ اور ابو اللیث صدر مودودی جماعت از وہابیان ہند اور دیگر اراکین از غیر مقلدین و روافض نے بالاتفاق اعلان کیا ہے کہ ہمارے ملک کا فلسفہ سکھاتا ہے کہ تمام مذاہب ایک ہی منزل کی طرف لیجاتے ہیں اگر ہم اکبر کے اصول سے انحراف کریں تو ہمارے لئے برا ہوگا (اخبار ریڈینس دہلی ہفتہ وار ۱۳ر جمادی الاولی ۱۳۸۴ھ مطابق ۲۰ر ستمبر ۱۹۶۴ء) اس اعلان کا مطلب نکلا کہ ہندوستان میں جتنے مشرکی اور ارتدادی دھرم ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ ہیں اور ان کی منزل فردوس بریں ہے اور ان کی بت پرستی اور کفری اور ارتدادی عقائد حق ہیں آیئے دیکھیں کیا اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۟ بیشک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے اس سے ثابت ہوا کہ اسلام کے سوا جتنے ادیان ہیں وہ شیطانی ادیان ہیں کہ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ يُحْشَرُوْنَ ۟ سورۂ انفال رکوع ۴ یعنے اور کافروں کا حشر جہنم کی طرف ہوگا۔ (ترجمۂ رضویہ) تمہید ایمان کو رسالی ص۲۰۳ میں ہے جو شخص کفر کا خود ارتکاب کرے

اور غیر کے کفر سے راضی رہے تو وہ کافر ہوگا اسی طرح جو ظلم و معصیت سے راضی رہے تو کافر ہوگا اور جو شخص کفر و اسلام میں فرق نہ کرے تو وہ کافر ہوگا اسی میں یہ بھی ہے جو شخص ایمان کی تمام شرائط پر سوائے ایک شرط کے ایمان لائے تو وہ کافر ہوگا اور اس کا ایمان صحیح نہیں ہے۔ صلح کلیت ان تمام کفروں کا مجموعہ ہے ؎

اے گندے صلح کل دشمن حق تو دین و شریعت کیا جانے
اسلام کا کلمہ لب پر ہے پر اس کی حقیقت کیا جانے
مومن کافر ناجی ناری نور و ظلمت اعمیٰ بینا
تو سب کو برابر کہتا ہے تو حلت و حرمت کیا جانے

اکبر مرتد اعظم نے سرخیل الحاد ابو الفضل اور فیضی برادران کے اغوا کرنے پر صلح کلی زندقہ اختیار کیا وہ الحاد اسلام و کفر کو توام جانتا تھا راکھی بندھوانے قشقہ لگوانے ہوم کرنے کو اپنا شعار بنالیا تھا اور وہ آفتاب پرستی آتش پرستی گائے پرستی اور خنزیروں کی تعظیم کرتا تھا اور اس نے کافر و مومن میں نکاح کو حلال ٹھہرایا تھا (زائرہ تلبیس۔ تاریخ ذکاء اللہ نیچری) اب مجلس مشاورت اس طریقہ سے اسلام و سنیت مٹانے کے لئے میدان میں آئی ہے جس کا پرچار اقبال نے اپنی زندگی میں کیا تھا ؎

آ اک نیا شوالہ اس دیس میں بنائیں
نقش دوئی مٹائیں مٹے پیت کی ملائیں[1]

[1] کسی کافر کے کفری قول کو نقلاً بیان کرنے سوا انشرعاً اجازت نہیں ہے لہٰذا اہلسنت وجماعت اس شعر کو اپنی زبان پہ نہ لائیں۔ امجد

شاہ جہاں مرحوم نے اپنے عہد میں اکبر کے الحاد کا خاتمہ کیا (تاریخ سیر المتاخرین) شاہ جہاں کے آخری دور میں جب داراشکوہ نے صلح کلی زندقہ اختیار کیا اور شاہجہاں سے بروقت اس کا ازالہ نہ ہو سکا تو حضرت محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے صوبہ کے صدر مقام اورنگ آباد دکن سے بارہ ہزار فوج کے ساتھ آگرے کی جانب داراشکوہ کے الحاد کو فنا کرنے کے لئے کوچ کیا اور داراشکوہ کے اسی ہزار لشکر سے آگرے سے ۹ میل کے فاصلہ پر مقابلہ ہوا جس میں داراشکوہ کا لشکر شکست کھا کر بھاگ گیا اور فتح و کامرانی نے حضرت عالمگیر غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قدم چوما۔ اپنے اسی مقصد میں سلطان غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں شہزادہ کلاں (داراشکوہ) جو مسلمانی کا رنگ نہ رکھتا تھا ممالک محروسہ میں کفر و الحاد کے رایت کو بلند کیا اس کا دفع کرنا شرعاً عقلاً عرفاً واجب ہوا اس لئے ان حدود (آگرے) کی جانب کوچ کیا اس صورت میں اس کا دفع نہ کرنا بلاد و عباد کی خرابی کا سبب ہوتا (تاریخ ذکاء اللہ نیچری) یعنے مسلمان صلح کلی زندقہ و الحاد میں ختم ہو جاتے احکام شرعیہ کی روشنی میں حضرت عالمگیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے داراشکوہ کو گرفتار کرکے صلح کلی زندقہ کی سزا میں قتل کرادیا تاریخ ہند ہاشمی جامعہ عثمانیہ حصہ دوم ص۲۱۱ میں ہے کہ داراشکوہ پر یہ الزام شرعی قائم کیا گیا تھا کہ داراشکوہ نے شرع کے دائرے سے قدم باہر رکھا اور تصوف کو بدنام کرکے اپنے کلام کو کفر و الحاد تک پہنچا دیا یہ ہے ضروریات دین کے منکر کلمہ گو اور نماز پڑھنے والے کے کافر و مرتد منافق ہونے کا ثبوت اور اس کی سزا کا۔ اسلامی و عالمگیری سیاست سے حوالہ فتاویٰ بہار شریعت جلد اول ص۱۳۹ میں ہے اگر مرتد عادۃً کلمہ پڑھے اور کفر سے توبہ نہ کرے تو معتمد قول پر کفر

نہیں اٹھتا۔ ارتداد کفر کی سب سے خبیث قسم میں داخل ہے چنانچہ الرد علی سیر الاولیاء ص۲ کے حاشیہ میں ہے مرتدین سب سے خبیث کافر ہیں ضروریات دین کے اقرار کے بعد انکار کرنے کی وجہ سے اقبال نے عالمگیر غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے دارالشکوہ پر جہاد کرنے کے واقعات کو اپنے ان اشعار میں بیان کیا ہے جن سے صلح کلیت کے الحاد ہونے کا ثبوت ملتا ہے ؎

تخم الحادے کہ اکبر پروید   باز اندر فطرت دارا دمید
حق گزید در رہند عالمگیر را   آں فقیہ و صاحب شمشیر را

(تاریخ میسور محمود بنگلوری)

بویا جو اکبر نے بیج الحاد کا   نیچری کی پھر وہ فطرت میں اگا

سوال یازدہم۔ مرتدین منافقین طاعات کے بجالانے پر بھی کس وجہ کر کافر ہیں

جواب۔ مرتدین منافقین طاعات کے بجالانے پر بھی اس وجہ سے کافر ہیں کہ اہلسنت وجماعت کے پاس اعمال ایمان میں داخل نہیں ہیں حضرت سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الوصیۃ میں فرماتے ہیں عمل غیر ایمان ہے اور ایمان غیر عمل ہے اس دلیل سے کہ بیشتر اوقات آدمی سے عمل اٹھ جاتا ہے یہ کہنا جائز نہیں کہ اس سے ایمان اٹھ گیا مثلاً حائضہ سے نماز اٹھ گئی۔ یہ کہنا جائز نہیں کہ اس سے ایمان اٹھ گیا اور اسے ترک ایمان کا حکم دیا گیا اور شارع نے اسے حکم دیا کہ وہ روزے چھوڑ دے پھر ان کی قضا کرے یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ ایمان چھوڑ دے پھر ان کی قضا کرے یہ کہنا جائز ہے کہ فقیر پر زکوٰۃ نہیں اور یہ کہنا جائز نہیں ہے کہ فقیر پر ایمان نہیں ہے شمس العقائد ص۹ میں ہے اہلسنت وجماعت کے پاس اعمال

ایمان میں داخل نہیں ہیں لیکن ان کی فرضیت اور ان کے وجوب کا اعتقاد ایمان سے ہے اور یہ بھی بما جاء بہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق قلبی میں داخل ہے کہ ان کو فرض و واجب مانا جائے تمہید ابوشکور سالمی ص۱۰۲ میں ہے معتزلہ و خوارج اور روافض شرائع کو ایمان کہتے ہیں ہمارے پاس شرائط اور شرائع میں فرق ہے کیونکہ شرائط کا نام ملت ہے اور شرائع کا نام خدمت ملت خدمت کے بغیر صحیح ہے اور خدمت ملت کے بغیر ثابت نہیں ہوتی اور ملت میں دوام شرط ہے اور خدمت میں نہیں ہے خیالی بر شرح عقائد نسفی ص۲۲ میں ہے منکر ضروریات دین کی تکفیر میں کوئی خلاف نہیں ہے اس کے حاشیہ میں ہے ضروریات دین کا منکر بالاتفاق کافر ہے اور یہ بات پوشیدہ نہیں ہے اور نہ اسکے بیان کرنے کی حاجت ہے کیونکہ اہل قبلہ وہ لوگ ہیں جو ضروریات دین پر متفق ہیں جو شخص ضروریات دین پر عدم اعتقاد کے ساتھ طاعات کا پابند رہے وہ اہل قبلہ سے خارج ہے شرح فقہ اکبر ص۱۹۹ میں ہے اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے گا مگر جب ضروریات دین یا اجماعی باتوں میں سے کسی بات کا انکار کرے جیسے حرام کو حلال جاننا یہ ہے اعمال یعنی شرائع و مذہب اور عقائد یعنی ایمان کے علیحدہ ہونے کا ثبوت دیوبندیوں وہابی اور نیچری کفریات کے ساتھ صلح کلی الحاد کو عام کرنے کا وہ بد نتیجہ نکلا کہ اہلسنت وجماعت کی ایک کثیر تعداد صرف فاتحہ و تیجہ و دہم و چہلم و برسی و عرس کی ادائی کو اسلام و سنیت سمجھ کر وہابی کفریات کے ساتھ صلح کلی الحاد و زندقہ قبول کرکے اسلام و سنت سے ختم ہو گئی۔ الحاد کی اس حقیقت کا نقشہ اکبر الہ آبادی پیر نیچر کے مداح نے کیا خوب کھینچا ہے ؎

نئی تہذیب[1] میں وقت زیادہ کچھ نہیں ہوتی: مذاہب رہتے ہیں باقی فقط ایمان جاتا ہے
نیچریت کی حقیقت کے بیان میں مولینا محمد عبدالقیوم صاحب بدایونی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
سماع الاموات ثابت بالاحادیث والآیات ص۳ میں فرماتے ہیں ناقص نیچریت
تو وہابیت ہے اور کامل وہابیت نیچریت ہے حضرت مولینا سید شاہ ابوالحسین احمد نوری
مارہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں ابلیس کی مادر ضلالت نے ایک بیٹی جنی جب تک
نابالغہ ہے اسکو وہابیت کہتے ہیں اور جب حد بلوغ کو پہنچتی ہے اور خون الحاد اُس سے
بہنے لگتا ہے اس کو نیچریت کہتے ہیں (تحقیقات قادریہ ص۵) ابوالکلام آزاد کہتا ہے
والد مرحوم کہا کرتے تھے کہ گمراہی کی موجودہ ترتیب یوں ہے پہلے وہابیت پھر نیچریت۔
نیچریت کے بعد تیسری منزل جو الحاد قطعی (صلح کلیت) کی ہے وہ اُس کا ذکر نہیں
کرتے تھے اس لئے کہ وہ نیچریت ہی کو الحاد قطعی سمجھتے تھے لیکن میں یہ تسلیم کرتے
ہوئے اتنا زیادہ کرتا ہوں کہ تیسری منزل الحاد (صلح کلیت) ہے اور ٹھیک ٹھیک
مجھے بھی یہی پیش آیا (میں نے پہلے وہابیت اختیار کی پھر نیچری اور صلح کلی بنا)
سرسید مرحوم کو بھی (صلح کلیت و نیچریت کے سلسلہ میں) پہلی منزل وہابیت
ہی کی پیش آئی تھی (القول الوجیز) سر نیچر اپنی نیچریت کے اظہار میں اپنے
آپ کو نیم چڑھا وہابی کہتا ہے (القول الوجیز) آج دنیائے اسلام میں ذہنی بیت نیچر
ہی کا فتنہ برپا ہے جس سے اہلسنت وجماعت میں ارتداد کا ایک سلسلہ قائم
ہو گیا ہے اور مسلمانوں کی تعداد گھٹتی جا رہی ہے جو آثار قیامت سے ہے
اسباب زوال مسلم ص۱۹ میں ہے قیامت جس قدر قریب ہوتی جائیگی اس کے

[1] نئی تہذیب سے نیچریت مراد ہے (تاریخ مسلمانان پاکستان وبھارت جلد دوم) امجد

اسباب یوماً فیوماً بڑھتے ہی جائیں گے ان فرق باطلہ کا اس آخری دور میں
ظاہر ہونا آثار قیامت ہے اور ان کا سیلاب کی طرح تیزی سے پھیلنا قیامت کو
قریب تر کرتا جا رہا ہے۔ ان اسباب سے بچنا ہی قیامت کی قیامت خیز مصیبتوں
سے بچنے کی ضمانت ہے اس وقت اُس کا مقابلہ جہاد اکبر ہے اور یہی فرقے اسباب
زوال ہیں اس سلسلہ میں حضرت والد محترم و مرشد گرامی مدظلہ کی تصنیف اسباب
زوال مسلمان در ملک ہندوستان دیکھو۔

سوال دوازدہم[12]۔ صلح کلیت کن اسباب سے پیدا ہوتی ہے بیان فرمائیے۔

جواب:۔ اس سوال کا جواب اجمالاً سوال یازدہم کے جواب کے آخر میں ملتا ہے
وہابیت میں جب شدت پیدا ہوتی ہے تو اس سے نیچریت آجاتی ہے اور نیچریت
کے خبث سے ایمان کی حقیقت کے انکار کا کفر پیدا ہوتا ہے جس سے کفر وارتداد سے
نفرت کرنے اور اُس سے بچنے کا ملکہ دل سے نکل جاتا ہے اس خباثت سے نیچری
مداہن بن کر حسبہ کو باطل اور معیوب جانتا ہے یہی ہیں صلح کلیت کے اسباب انھیں
اسباب کو آزاد نے اجمالاً بیان کر کے گمراہی کی تیسری منزل صلح کلیت قرار دیا ہے
اس سے ثابت ہوا کہ وہابیت ام الضلالۃ ہے جس کی بیٹیاں نیچریت اور
صلح کلیت ہیں۔

سوال سیزدہم[13]۔ حسبہ کی تشریح فرمائیے۔

جواب[13]۔ امر معروف ونہی منکر کو حسبہ کہتے ہیں اور اسی پر اسلام وسنیت قائم
ہیں حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے
پہلے اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی نہیں بھیجا جس کی امت میں کچھ لوگ ان کے انصار

واصحاب نہ ہوں جوان کی سنت کو لیں اور ان کے احکام کی پیروی کریں اور تم بھی ایسے انصار و اصحاب دیئے گئے پھر ان کے بعد ناخلف[۱] پیدا ہوں گے جو کہیں گے کرینگے نہیں اور جو کرینگے اس کے مامور نہ ہونگے جوان سے ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے جو زبان سے جہاد کرے وہ مومن ہے جو دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے اس کے سوا رائی کے دانہ کے برابر ایمان نہیں۔ اس حدیث کی شرح میں مرآۃ شرح مشکوٰۃ جلد اول ص ۱۵۹/۱۶ میں ہے بدعقیدہ و بدعمل لوگوں کی اصلاح تین جماعتیں تین طرح کریں حکام طاقت سے مجرموں کو سزا دیں (جو حضرت عالمگیر غازی اور دیگر سلاطین اسلام کی سیاست سے ظاہر ہے) علماء کرام اپنی زبان سے وعظ کریں اور عوام مومنین دل سے نفرت کریں تا قیام قیامت یہ احکام جاری رہیں گے جو دل سے برا نہ جانے وہ انھیں کی طرح بے ایمان ہے۔

حدیقہ ندیہ جلد دوم ص ۱۶۷ میں ہے پہلا طریقہ حکام کا ہے دوسرا علما کا تیسرا عوام کا معصیت کو قبیح نہ جاننا اس کے حلال ٹھہرانے کی دلیل ہے جو ایمان کے منافی ہے اس لئے رائی کے دانہ کے برابر ایمان کا نہ ہونا فرمایا۔ ہادی الناظرین ترجمہ آداب الصالحین ص ۱۲۶ میں ہے جس نے دل سے برا نہ جانا تو وہ خلاف شرع سے راضی ہوا تو یہ کفر ہوگا تفسیر نعیمی جلد چہارم ص ۹۵ میں ہے تبلیغ بقدر طاقت لازم ہے طاقت کے ذریعہ تبلیغ حکام کے ذمہ اور زبان کے ذریعہ علما کے ذمہ جبکہ وہ اس پر قادر ہوں مجبوری کی حالت میں فقط دل سے برائیوں کو برا جاننا کافی ہے۔ فصل الخطاب بین الخطا والصواب ص ۴۲ میں ہے علماء ظاہر تبلیغ ظاہر پر مخصوص ہیں[۲] اور صوفیہ کرام جو ظاہر و باطن کے عالم ہیں وہ

[۱] ناخلف وہ ہیں جو اسلاف کے طریقہ پر تقویٰ و صلاح یا دین و دیانت کے اعتبار سے نہ ہوں (گلزار احادیث ص ۱۷) [۲] اس سلسلہ میں فریضۂ دعوت و تبلیغ تصنیف حضرت مولانا سید محمد مدنی میاں صاحب کچھوچھوی دیکھو ۱۲

ظاہر و باطن کی تبلیغ کے شایاں ہیں[۱] اسی طرح جبیر لا یخافون لومۃ لائم شاہد ہے کہ وہ ہر ایک حال میں عزیمت پر عامل ہوتے ہیں جس کا میں یہاں ایک تاریخی ثبوت پیش کرتا ہوں کہ مخدوم مولانا محمد عماد الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حضور میں محمد تغلق نے (جو نہایت سفاک و جابر اور ظالم تھا) فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فیض منقطع نہیں ہے نبوت کا فیض کیسے منقطع ہوگا اب اگر کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے تو اُس کی تصدیق کرنا چاہیے یا نہیں مولانا نے فرمایا گُہ مت کھاؤ کیا بکتا ہے محمد تغلق نے حکم دیا کہ مولانا کو ذبح کر کے انکی زبان نکال دیں (اخبار الاخیار ص ۲۰۱)

بنا کردند خوش رسمے بخون و خاک غلطیدن
خدا رحمت کند آں عاشقان پاک طینت را

علماء رسوم بھی اپنی قدرت کی حد پر اس پر عامل رہے ہیں اور اس زمانہ میں بھی اسپر عامل ہیں جس کا ایک تازہ ثبوت یہ ہے کہ حضرت والد محترم و مرشد گرامی مدظلہ کے حضور میں ایک قادیانی نے کہا کشن نبی ہے اس دلیل سے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک قوم میں انبیا کا بھیجنا بیان کیا ہے۔ حضرت والد محترم مدظلہ نے فوراً کہا کہ تمھاری بیوی بیسوا ہے اس دلیل سے کہ رائچور کے کلکٹر نے اعلان کیا ہے کہ رائچور میں بیسوا عورتیں بھی رہتی ہیں اضطرار شرعی کے بغیر احکام رخصت پر عمل کرنا حرام ہے احیاء العلوم جلد دوم باب نہم میں ہے اس جگہ جانا جہاں منکر کا دیکھنا اور سننا

[۱] زہد کی ریاضت اور اپنے قلبی انوار سے قلب کا تزکیہ کرتے ہیں۔ امجد

ہے اُس کے بدلنے پر قادر نہ ہونے کی صورت میں اس عذر سے کہ ہم عاجز ہیں ہمارے منع کرنے سے کون باز رہتا ہے جائز نہیں ہے الطریقۃ المحمدیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ جلد دوم ص۲۱ میں ہے زبان کی آفات سے امر معروف و نہی منکر کا ترک کرنا ہے ضرر کے بغیر جو مامور سے پہنچتا ہے۔ حسبہ کا حق ہر ایک چھوٹے اور بڑے کو حاصل ہے مگر چھوٹا اپنے بڑے کے حق میں مار و دھمکی اور جھڑکی سے حسبہ نہیں کر سکتا (احیاء العلوم جلد دوم باب نہم) صلح کلیت میں حسبہ کے تینوں مدارج کا انکار ہے جو کفر و ارتداد ہے جس کا ثبوت اس کا بیان میں آیا ہے اور حسبہ کے ان تینوں مدارج کے انکار ہی سے صلح کلی الحاد و زندقہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال چہاردہم[۱۴]۔ صلح کلیت کے حادث کرنے میں دیوبندیوں کا کیا مقصد ہے؟

جواب[۱۴]۔ صلح کلیت کا مقصد اس آیت کریمہ میں بیان کیا گیا ہے وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ (سورۂ نساء رکوع ۱۲) یعنی وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ کہیں تم بھی کافر ہو جاؤ جیسے وہ کافر ہوئے تو تم سب ایک سے ہو جاؤ تو ان میں سے کسی کو دوست نہ بناؤ (ترجمہ رضویہ) اس آیت کریمہ کی تفسیر میں خزائن العرفان میں ہے اس آیت میں کفار کے ساتھ موالات ممنوع کی گئی خواہ وہ ایمان کا اظہار ہی کرتے ہوں۔ نور الایمان بتفسیر القرآن میں ہے اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ کافر و مرتد و بد مذہب کو دوست بنانا حرام ہے اگرچہ کلمہ پڑھتا ہو اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو۔

[۱۵] تین دن سے ترک کرنے اور جدائی اختیار کرنے کی ممانعت جو آئی ہے وہ دنیاوی نفسانی جدائی پر محمول ہے بربنائے معصیت و تادیب بلا مدت کے جائز ہے (الطریقۃ المحمدیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ جلد اول ص۲۹۶)

خلافت کمیٹی اور مجلس مشاورت کے اعلان کو پڑھیئے جو دسویں سوال کے جواب میں نقل کیا گیا ہے مسلمانوں کو اس تباہی سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے صلح کلیت کے مقصد کو ظاہر کر کے صلح کلیت کو حرام کیا وہابیت کا فتنہ ہی اسلام و سنیت مٹانے کے سلسلہ میں ایک عظیم فتنہ تھا مگر صلح کلیت کا فتنہ اس سے عظیم تر اور اجتماعی فتنہ بنا جس کا وہ بد نتیجہ نکلا کہ سنیت کے مدعیوں کی ایک بڑی تعداد فاتحہ میں سنیت کو محدود کر کے صلح کلی زندیق بنی ہوئی ہے اور مسلمانان اہلسنت انگلیوں پر گنی جانے والی تعداد میں رہ گئے ہیں۔

نئی تہذیب میں وقت زیادہ کچھ نہیں ہوتی
مذاہب رہتے ہیں باقی فقط ایمان جاتا ہے

سوال پانزدہم[۱۵]۔ صلح کلی اپنی صلح کلیت کے جواز میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے احد میں مشرکین سے تکالیف اٹھائیں مگر انھیں بد دعا نہ دی اس کی حقیقت بیان کیجئے۔

جواب[۱۵]۔ صلح کلیوں کے اس کید کا رد اس حدیث مبارکہ سے ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خندق کے روز فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافروں کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے جس طرح انھوں نے ہم کو نماز عصر سے باز رکھا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اس حدیث مبارکہ کی شرح میں اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ جلد اول ص۳۰۳ میں ہے۔ احد کے روز کتنے آزار وجود مبارک پر پہنچے مگر حضور نے بد دعا نہ کی اور یہاں کی اور اس لئے کی کہ یہاں حق اللہ فوت ہوا اور وہاں نہ چاہا کہ اپنی ذات کے لئے بد دعا کریں (انتہیٰ) اسی کو الحب فی اللہ

وَالبغض فِی اللہ کہتے ہیں ؎

حب لِلّٰہ بغض للّٰہ کن شعار ؎ تا بیابی بردر دلدار بار

حدیقہ ندیہ جلد دوم ص۶ میں الحب فی اللہ والبغض فی اللہ کی شرح میں آیا ہر کسی سے محبت نہ کرے مگر اس صورت میں جبکہ وہ دین پر حق پر قائم ہو اور کسی سے دشمنی نہ کرے مگر اس صورت میں جبکہ وہ دین میں خلاف کرے سلیمان ندوی دیوبندی وہابی کی زبان سے سنیئے کہ وہ احد میں بددعا نہ کرنے کی وجہ کیا بیان کرتا ہے۔ ذاتی معاملہ میں کبھی غصّہ نہ آتا تھا اور نہ کسی سے بدلہ لیتے تھے اور نہ کسی کی دل شکنی گوارا کرتے تھے اگر کوئی حق بات کی مخالفت کرتا تو حق کی طرفداری میں آپ کو غصہ آجاتا تھا اور اُس کی پوری حمایت فرماتے تھے۔

(خطبات مدارس ص۱۱۱) اسی کو حسبہ کہتے ہیں یعنے حق کی اشاعت اور باطل کا ازالہ کرنا اور اہل منکر سے ناراض رہنا جس کا صلح کلیت میں انکار ہے ملحد صلح کلیوں کا جو مدارا کے منکر اور مداہنت کے قائل ہیں احد میں بددعا نہ کرنے کو اپنی صلح کلیت کے ثبوت میں پیش کرنا رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مبارک ذات پر فسق والحاد کی تہمت لگانا ہے مدارا اور مداہنت کی تشریح میں تفسیر عزیزی سورہ بقرہ ص۳۱۸/۳۱۷ میں ہے اکثر لوگوں کو مدارات وحسن خلق اور مداہنت کے درمیان فرق واضح نہیں ہوا مدارا تو ہر ایک مسلمان وکافر کیساتھ پسندیدہ ہے اور مداہنت معیوب اور مردود ہے مدارا کے معنی یہ ہیں اپنے حق میں چشم پوشی کریں اور مداہنت کے معنی یہ ہیں جو باتیں شرعًا ناجائز اور ناپسند ہیں ان کے دیکھنے اور سنتے ہوئے غیرت سے کام نہ لیں اور اپنے دین کو ہلکا ٹھہرائیں اور

دین وشریعت کا حق جو واجب ہے اس سے درگذر کریں مثلاً اگر کوئی شخص اسے سخت وسست کہے تو غصہ میں نہ آنا اور انتقام کے پیچھے نہ پڑنا بلکہ اچھا سلوک کرنا مدارات اور حسن خلق کے اقسام سے ہے اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف کہے یا دین کی بے تعظیمی کرے اس کے ساتھ موافقت کرنا اور ناراضی ظاہر نہ کرنا اور اس کی بات کا رد نہ کرنا مداہنت کے اقسام سے ہے انتھیٰ مداہنت کے حلال ٹھہرانے سے ہی صلح کلیت پیدا ہوئی۔ اس سے ثابت ہوا سنی متواضع اور غیر مداہن ہوتا ہے اور صلح کلی مرتد مداہن اور غیر متواضع ہوتا ہے۔

سوال ۱۶ شانزدہم۔ صلح کلی اہل مناکر سے سوالات کے جواز میں یہ ثبوت پیش کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مومن وکافر کو پیدا کرتا ہے اور انھیں روزی دیتا ہے پھر ہم اہل مناکر سے موالات کس لئے نہ کریں۔

جواب ۱۶۔ اللہ تعالیٰ کا کافروں کو پیدا کرنا اور انھیں روزی دینا تکوین سے تعلق رکھتا ہے اُس بندے کو کیا کام بندے کو احکام شریعت سے کام ہے الطریقۃ المحمدیۃ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ جلد اول ص۲۰ میں ہے میں بندہ ہوں بندے پر اپنے مالک کے اوامر کا امتثال واجب ہے اور رب اپنی ربوبیت کو جانتا ہے جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے اور جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ صلح کلیوں کے اس استدلال سے ان پر لازم ہوا کہ وہ بکرے کیطرح سور کو پالیں اور بکرے کے گوشت کی طرح اس کے گوشت سے مزے اڑائیں کیونکہ سور وبکرے کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اور وہی انھیں روزی دیتا ہے۔

مومن کافر ناجی ناری نور و ظلمت اعمیٰ بینا

تو سب کو برابر کہتا ہے تو حلت و حرمت کیا جانے

سوال ۱۷ ختم ۔ صلح کلی خدمت خلق کی تلبیس سے صلح کلیت کی حقانیت میں یہ شعر پیش کرتے ہیں اس کی حقیقت بیان کیجئے ۔

طریقت بجز خدمت خلق نیست

بہ تسبیح و سجادہ و دلق نیست

جواب ۱۷ ۔ اس کا حل سوال سیزدہم کے جواب سے ہوتا ہے آپ نے جو شعر پیش کیا ہے وہ فرقہ مباحیہ اور ان کی باطل طریقت کے رد میں کہا گیا ہے جو حسبہ کے منکر ہیں اور صلح کلی الحاد پر گامزن ہیں خدمت خلق کی حقیقت یہی ہے کہ امر معروف و نہی منکر کے وجوب کو کتاب و سنت اور اجماع کی روشنی میں انجام دیں اسی خدمت کے ادا کرتے رہنے کے لئے اولیاء کرام و علماء عظام اور مشائخ اہلسنت و اسلام اپنا جانشین مقرر کرتے آئے ہیں اس سلسلہ میں حضرت والد محترم و مرشد گرامی مدظلہ کی تصنیف شمس الانوار فی احکام استخلاف الاخیار دیکھو حدیقہ ندیہ جلد اول صـ۱۹۶ میں سید القوم خادمہم کی شرح میں آیا ہے انسانی طبقات میں سے ہر ایک طبقہ میں سے اکابر و اعیان مثل سلاطین و امراء نظم و نسق سے رعایا کی خدمت کرتے ہیں اور قضات فصل مقدمات سے اور علماء کرام احکام اسلام بیان کر کے خدمت کرتے ہیں اب اس شعر کو پڑھئے اس کا مطلب بآسانی معلوم ہو جائے گا جو صلح کلی الحاد کے رد میں ہے اپنے رد کو اپنا ثبوت

بنایا بکف چراغی ہے اسی خدمت خلق اور حسبہ کو سیاست بھی کہتے ہیں چنانچہ مراتب سیاست کا مدلل بیان صـ۹۹۶ میں شامی سے آیا ہے سیاست مخلوق کے نیک کرنے کے چاہتا ہے ان کی رہنمائی کے ساتھ اس راہ کی طرف جو دنیا و آخرت میں ان کو نجات دینے والی ہو تو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو سیاست ہے وہ مخلوق کے ظاہر و باطن میں ہے[۱] اور والیوں بادشاہوں سے مخلوق کے ہر خاص و عام پر جو سیاست ہے وہ مخلوق کے ظاہر میں ہے[۲] نہ باطن میں ہے ۔ اور علماء وارثان انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو سیاست ہے وہ مخصوص ہے مخلوق کے باطن میں[۳] نہ ظاہر میں سیاست کی دو قسمیں ہیں ایک سیاست ظالمہ اس کو شریعت مطہرہ حرام فرماتی ہے ۔ دوسری سیاست عادلہ یہ ظلم کو حق سے نکال لیتی ہے اور بکثرت مظالم دفع کرتی ہے اور اہل فساد کو فساد سے روک دیتی ہے اور مقاصد شرعیہ سے ملا دیتی ہے پس شریعت مطہرہ کی طرف رجوع اور اظہار حق میں اس پر اعتماد واجب ہے اسی کو امر معروف و نہی منکر کہتے ہیں جو صلح کلیت میں حرام ہے اور ہر ایک باطل کو اپنا لینا اور اس کی مدد کرنا واجب ہے عوارف کے ستائیسویں باب میں ہے جو سیاست شرع سے خارج ہے اس سے اسلام کا حلقہ گردن سے نکل جاتا ہے اور

---

[۱] انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سیاستہً حدود و تعزیر کے مالک ہیں اور قلبی برائیوں کو زہد و ورع سے بدل دیتے ہیں۔ [۲] سلاطین اسلام سیاستہً حدود و تعزیر کے مالک ہیں [۳] علماء ظاہر اپنے مواعظ سے تنبیہ بھائیوں کے دعا کرنے کی خدمت کرتے ہیں اولیاء کرام و عظ و نصائح اور اپنے انوار سے قلب سے برائیاں دور کرتے ہیں ۔ امجد

اسکا سنکر احکام حلال وحرام اور حدود کا انکار کرتا ہے اور وہ اس سے ملحد بن جاتا ہے۔ صلح کلی اسی الحاد کو خدمت خلق کہتے ہیں اور حقانی خدمت کا وجود مباحیوں کی طریقت میں نہیں ہے کفر و اسلام اور حرام و حلال میں تمیز کئے بغیر مریدوں میں گردش کرکے پیسے وصول کرنا ہی ان کی طریقت ہے جنکے رد میں وہ شعر آیا ہے۔

سوال ۱۸ ہژدھم۔ صلح کلیت کے زندقہ کا ایک ایسا رد بیان کیجئے جو صلح کلیوں کے ہر ایک مکر و فتنہ کے مقابلہ میں ہمارے کام آسکے۔

جواب ۱۸۔ آپ کو معلوم ہے کہ نماز جو اسلامی عبادت ہے وہ ہر ایک فسق و کفر اور ہر ایک باطل سے پاک ہے یہی مسلمانوں کا ایمان یعنی عقیدہ ہے اگر اس میں باطل کی کوئی چیز داخل ہو جائے تو وہ اسلامی عبادت نہ رہیگی بلکہ اس کا تعلق شیطان سے ہو جائے گا۔ آیئے دیکھیں کہ نماز میں صلح کلیت کا داخلہ ہے یا اس کا رد اس میں داخل ہے نماز میں ہر ایک سنی مسلمان چوبیس ۲۴ گھنٹوں میں ایک بار اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہے نَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اس کی شرح میں تجلیۃ القلوب بقدس الملکوت بشرح دعاء القنوت میں آیا ہے جو کوئی تیری مخالفت کرے خواہ نفس ہو خواہ مخلوق تیرے حکم پر چھوڑ دیتے ہیں لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ مَنْ حَادَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ الآیۃ سورۂ مجادلہ رکوع ۳۔ ایمان کامل یہی ہے کہ دل و زبان اور جوارح سے اغیار کے مخالف رہیں۔ اگر کسی شرعی مجبوری سے یہ نہ ہو سکے تو دل کو انکی محبت اور موافقت سے بچائیں یہ ضعیف ایمان ہے انتہیٰ صلح کلیت میں

ایمان کے اس آخری درجہ کو بھی ختم کیا گیا ہے جس سے صلح کلیت دنیا بھر کے کفروں کا مجموعہ بن گئی ہے جو الحاد و زندقہ ہے اگر صلح کلیت حق ہوتی تو دعاء قنوت میں آتا کا نخلع و لا نترک من یفجرک اے اللہ ہم اُس سے جدا نہیں ہوتے اور اُس سے موالات اور اخوت کرتے ہیں جو تیری مخالفت میں کفر و ارتداد اور فجور کا ارتکاب کرے ہم اہلسنت وجماعت دعاء قنوت پر معتقد اور اسی پر عامل ہیں وہابیہ اپنی صلح کلیت کے عقیدے پر دعاء قنوت کو پڑھکر اللہ تعالیٰ سے جھوٹا عہد کرکے استہزاء کرتے ہیں اسی کو حدیث مبارکہ میں جو کہیں گے وہ کریں گے نہیں اور جو کرینگے اس کے مامور نہیں ہوں گے فرمایا گیا ہے

شعر کہتے کچھ کرتے ہیں کچھ اور منافق نجدی
حافظ دین بنی بنتے ہیں ڈاکو ہو کر

سوال ۱۹ نوازدھم:۔ اہلسنت وجماعت کے پاس اہلبدعت کون ہیں اور بدعت کی کیا تعریف ہے۔

جواب ۱۹۔ اہلبدعت وہ لوگ ہیں جن کے عقائد اہلسنت وجماعت کے عقائد نہیں ہوتے (معیار الحقائق ص۲۱ شرح وقایہ ص۲۴۳)

بشرطیکہ وہ اپنی اُس بدعت میں ضروریات دین کے منکر نہ ہوں۔ اہلسنت وجماعت کے پاس بدعت ضالہ وہ حادث ہے جو کتاب یا سنت یا اجماع کے خلاف ہے حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں تم آثار سلف کو لازم پکڑو اور ہر نو پیدا چیز بدعت ہے (تبییض الصحیفۃ ص۳) حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو نئی چیز کتاب یا سنت یا اجماع کے خلاف

حادث کیجائے وہ بدعت وضلالت ہے (الینبوع فی بیان التقلید الفرض والتقلید الممنوع صلا) الطریقۃ المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ جلد دوم صلا۳ میں ہے۔ بدعت ضالہ وہ چیز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صحابہ و تابعین اور سلف رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نہ آئی ہو۔ انتصار الحق صلا۳۹ میں ہے جو مخالف ہو کتاب یا سنّت یا اجماع اور قواعد دین کے وہ بدعت سیّئہ ہے جو چیز کتاب میں نہ آئے وہ سنت سے ثابت ہوتی ہے اور جس کا وجود سنت میں نہیں ہے وہ اجماع سے ثابت ہوتی ہے تفسیر عزیزی سورۂ بقرہ صلا۷۹ میں ہے کہ دین کے بعض احکام کتاب سے ثابت ہوتے ہیں مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ اور سور کی حرمت بعض چیزیں سنت سے ثابت ہوتی ہیں جیسے نماز جنازہ اور گدھے کی حرمت اور بعض چیزیں اجماع سے آئی ہیں جیسے اس لونڈی کی بیع کی حرمت جس نے اپنے مالک سے بچہ جنا ہے انتہٰی اسی طرح تراویح کی جماعت اجماع سے آئی ہے۔ اہلسنت وجماعت کے اس ضابطہ کے خلاف اُس چیز کے بدعت ضالہ کہنے میں سنت اور اجماع کا انکار ہے جو کتاب سے نہیں آئی ہے اور وہ چکڑالویوں کا مذہب ہے جو احادیث کا انکار کر کے اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں اور جو چیز سنت میں نہ آئے اسے بدعت ضالہ کہنے میں اجماع کا انکار ہے اور وہ غیر مقلد وہابیوں کا مذہب ہے جو اجماع کا انکار کر کے اپنے آپ کو اہلحدیث کہتے ہیں اور وہی مسلک مقلد وہابیوں دیوبندیوں کا ہے جو اپنے آپ کو سُنّی کہتے ہیں الصوارم الہندیۃ علی مکر شیاطین الدیوبندیۃ صلا میں ہے لہٰذا دیوبندی اعتقاداً وہابی اور فروعاً حنفی ہیں وہابیہ دیوبندیہ

کے وہابی ہونے کے ثبوت دیکھنے کے لئے حضرت والد محترم و مرشد گرامی مدظلہ کی تصنیف القول الوجیز فی بیان مکائد الانجلیز دیکھو۔ اجماع کے خلاف حادث کو بدعت ضالہ کہنا اہلسنت وجماعت کا حقانی مسلک ہے جس میں کتاب وسنت اور اجماع اور قیاس مجتہد اور ائمہ اربعہ کا اقرار ہے جو ان کے نام ہی سے ظاہر ہے یعنی کتاب وسنت اور اجماع والے اشعۃ اللمعات جلد اول صلا۱۲۵ میں ہے کتاب وسنت میں اجماع اور قیاس مجتہد شامل ہوگئے اور بدعت ضالہ سے مراد وہ چیز ہے جو دین بدلنے والی ہو۔

سوال ۲۰ بستم۔ اہلسنت وجماعت کے پاس مستحب کی کیا تعریف ہے۔

جواب ۲۰:۔ مستحب وہ عمل ہے جسکی پابندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ فرمائی اور مذاہب اربعہ و صلحاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم مستحسن رکھیں (فصل الخطاب بین الخطاء والصواب صلا۴۹)، درمختار کتاب الطہارۃ صفحہ۱ میں ہے۔ مستحب و مندوب وہ کام ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کیا ہو اور کبھی ترک فرمایا ہو اور وہ کام جسے سلف محبوب رکھیں۔ تجرید الشامی جلد اول صلا۲۴ میں ہے علما کا پسندیدہ فعل مستحسن ہے حضرت سید شاہ طاہر قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کا روضہ ادونی میں ہے اپنی تصنیف کنز النفائس کے کنز اول میں فرماتے ہیں ؎

ولیکن مستحب آں شد کہ دائم ٭ رسول حق براں کم بود قائم
گہے کردہ وگاہے ترک دادہ ٭ سلف بروے سراسر دل نہادہ

میلاد مبارکہ اور اُس میں قیام تعظیمی عرس و صندل شامیانے غلاف

مستحبات سے ہیں وہابیہ دیوبندیہ اور غیر مقلدین ان مستحبات کو بدعت ضالہ کہتے ہیں جو ان کی ضلالتوں میں سے ایک ضلالت ہے۔

سوال بست ویکم۔ عرف کسے کہتے ہیں اور وہ جائز ہے یا نہیں۔

جواب۔ جس چیز کتاب وسنت اور اجماع سے امتناعی حکم نہ ہوا ور عوام اہلسنت وجماعت اگر اس پر عامل ہوں تو وہ چیز شرعاً عرف کہلاتی ہے جو بالاجماع جائز ہے (الطریقۃ المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ جلد دوم صفحہ ۳۴۸)

حضرت مولینا محمد علیم الدین صاحب چاٹگامی اپنے منظوم فتوی میں فرماتے ہیں

لکھا شرح بیری میں ہے اے عزیز ٭ کہ ثابت جو ہو عرف سے کوئی چیز
وہ ثابت ہے نص کی طرح ہر مرز ٭ لکھا ہے یہ شامی نے اے باشعور

(تحفۂ حنفیہ)

اس سے ثابت ہوا کہ جو چیز مستحب ہے یا عرف سے معروف ہے وہ بدعت نہیں ہے اس چیز کو بدعت ضالہ کہنا وہابیہ دیوبندیہ کی ضلالت ہے جو اہلسنت کے خلاف مستحبات کو مٹا رہے ہیں عوام کی اکثریت جو سنیت کی مدعی ہے وہابیہ دیوبندیہ کی سکھلائی ہوئی بدعت کے اقرار اور اہلسنت وجماعت کے پاس آئی ہوئی بدعت کے عدم اقرار سے مقلد وہابی بنی ہوئی ہے۔

سوال بست دوم۔ لا اصل لہا۔ لیس بشیئ۔ لا باس بہ کی حقیقت بیان کیجئے۔

جواب۔ لا اصل لہا سے مراد وہ چیز ہے جو مستحب ہے اور فرض وواجب

نہیں (انوار آفتاب صداقت جلد اول ص۳۴۳)

لیس بشیئ۔ اس سے بھی مراد وہی چیز ہے جو مستحب ہے اور فرض وواجب نہیں ہے (سبع سنابل ص۱۹۹ بحوالہ نہایہ) لا باس بہ۔ اس چیز کو کہتے ہیں جو مستحب ہے (حدیقہ ندیہ جلد دوم ص۲۵۲) اس کا اکثر استعمال مباح میں ہوتا ہے (تبصرۃ الہدایۃ فی مقدمۃ الہدایۃ ص۱۵)

سوال بست وسوم۔ جس مستحب کا اہلبدعت انکار کرتے ہیں اس مستحب کو سنیت کی نشانی کے طور پر بجالانا چاہیئے یا نہیں۔

جواب۔ درمختار اور الطریقۃ المحمدیۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ جلد دوم ص۳۱۲ میں ہے حوض سے وضو کرنا افضل ہے۔ نہر سے وضو کرنے سے اس کی شرح میں حدیقہ ندیہ میں ہے معتزلہ حوض سے وضو کرنیکو ناجائز کہتے ہیں ہم ان کو حوض سے وضو کرکے جلائیں گے اس سے علماء کرام نے یہ حکم نکالا کہ جس مستحب کا اہلبدعت انکار کریں تو اس کا بجالانا سنیت کا شعار ہو جاتا ہے دیکھو جاء الحق حصہ اول جس میں لکھا ہے میلاد وقیام وفاتحہ کے منکر پیدا ہو گئے لہذا فی زمانہ سنی ہونے کی علامت ہے کہ ان امور کو بجالائیں شامی سے معلوم ہوا کہ کسی جائز ومستحب کام سے لوگ روکیں تو ضرور کرے ہر زمانہ میں اہل ایمان کے علامات مختلف رہی ہیں حسب زمانہ علامات کفار سے بچنا ضروری ہے شرح امور عشرین ص۲۷ میں ہے عقائد اہلسنت تغیر وتبدل زمانہ سے متبدل نہیں ہو سکتے مگر علامات وامارات بسبب شیوع فتن وحدوث اہوا بدل سکتے ہیں اسی میں ص۲۶ میں ہے میلاد شریف گیارھویں

شریف اور فاتحہ اور عرس اور ان کا اعتقاد علامات اہلسنت اور ان کا انکار امارات اہل بدعت سے ہو رہا ہے کہ ان امور مستحسنہ کے انکار کا بیڑا انھیں گستاخ فرقوں نے اٹھایا جنھوں نے عقائد ضروریہ کا انکار کر کے شور ضلالت پھیلایا۔

سوال بست چہارم۔ رافضی، وہابی، نیچری و مباحی کافر ہیں یا بدعتی

جواب۔ رافضی، وہابی، نیچری و مباحی مرتد منافق ہیں۔ (احکام شریعت حصۂ اول، حسام الحرمین، الصوارم الہندیۃ علی مکر شیاطین الدیوبندیۃ، الصوارم المحمدیۃ علی کفرۃ المرزائیۃ والدیوبندیۃ، رد الرافضہ، عالمگیری، الطریقۃ المحمدیۃ علی صاحبہا، الصلوٰۃ والتحیۃ جلد اول، تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنۃ مذکورہ بالا فرقہ اپنے فرقہ واری کفر کے ساتھ صلح کلی اعتقاد کی وجہ سے زندیقی و الحادی کفر میں بھی پھنسے ہوئے ہیں۔ دیکھو فتاوی الحرمین برجف ندوۃ المین۔

اس رسالہ کو میں نے ماہ شعبان ۱۳۸۶ھ میں جامعہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڑھ (یوپی) سے دستار فضیلت پانے کے بعد تصنیف کیا جو فقیر کی پہلی تصنیف ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم امجد

۲۷ شعبان ۱۳۸۶ھ

تقریظ

والد محترم و مرشد گرامی حضرت مولانا سید جنید الحسینی صاحب صوفی اشرفی سجادہ نشین آستانہ شمسیہ رائچور دکن

۷۸۶-۹۲ - نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ہم نے اپنے نور چشم و برخوردار سید محمد حسینی امجد اشرفی سلمہ کی اس تالیف کو جو آں فرزند سلمہ نے ۱۱ شعبان ۱۳۸۶ھ (اُس مبارک شب میں منعقد جلسہ دستاربندی میں جامعہ اشرفیہ مصباح العلوم مبارک پور ضلع اعظم گڑھ یو۔پی) سے دستار فضیلت پانے کے بعد تالیف کی ہے جو اپنے جد اعلیٰ قطب الاقطاب غوث الاخیار ثانی شاہ ادہم مخدوم حضرت سید شاہ جنید الحسینی قدس سرہ المتوفی ۹۵۵ھ زیدی نسب و خلیفہ کبیر و ختر خلیفہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان حضرت سید شاہ اشرف جہانگیر سمنانی کچھوچھوی قدس سرہ کے صندل مبارک کی شب ہے اس رسالہ کو میں نے اول سے آخر تک پڑھا اور اسے عوام اہلسنت و جماعت کے لئے صلح کلی زندقہ و نیچری الحاد اور وہابی کفریات سے بچنے کے سلسلہ میں مفید پایا اپنی اس تقریظ کے اختتام پر آں فرزند سلمہ کے دستار فضیلت پانے کا وہ تاریخی قطعہ درج کرتا ہوں جو میں نے آں فرزند سلمہ کے اپنے وطن کے واپس ہونے پر کہا تھا

امجد نے زیب سر جو کی دستار فضیلت ÷ عالم بہ علم دیں شدہ از رحمت خدا
صوفی نے اس کا سال بصد شوق و انبساط ÷ میراث علم یافت بگفت از سر دعا

۴ + ۱۳۸۲
۱۳۸۶ھ

صوفی
۲۹/۸/۸۶ھ

باهتمام: حافظ ظہیر الدین

مصطفائی پریس

بانسمنڈی

کانپور